﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيهِ مَن يَشاء ☆﴾(آل عمران:٧٤) ﴿......عَسىٰ اَن يَّبعَثَكَ رَبُّكَ مَقاماً محموداً﴾ (بنی اسرائیل: ٨٠)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک، ۲۴ / اپریل ۱۹۹۸ء شمارہ ۱۷

۲۶ / ذی الحجہ ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۲۴ / شہادت ۱۳۷۷ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

امن اور صحت کے زمانہ کی قدر کرو

جب بلا نازل ہو جاتی ہے تو اس وقت نہ سائنس کام دیتی ہے اور نہ دولت

"صوفی کہتے ہیں جس شخص پر چالیس دن گزر جائیں اور خدا کے خوف سے ایک دفعہ بھی اس کی آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہوں تو اس کی نسبت اندیشہ ہے کہ وہ بے ایمان ہو کر مرے۔ اب ایسے بھی بندگانِ خدا ہیں کہ چالیس دن کی بجائے چالیس سال گزر جاتے ہیں اور ان کی اس طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ دانشمند انسان وہ ہے جو بلا آنے سے پہلے بلا سے بچنے کا سامان کرے۔ جب بلا نازل ہو جاتی ہے تو اس وقت نہ سائنس کام دیتی ہے اور نہ دولت۔ دوست بھی اس وقت تک ہیں جب تک صحت ہے۔ پھر تو پانی دینے کے لئے بھی کوئی نہیں ملتا۔ آفات بہت ہیں۔ ہمارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جلدی توبہ کرو کہ انسان کے گرد چیونٹیوں سے بڑھ کر بلائیں ہیں۔ جن لوگوں کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہے جس طرح وہ بلاؤں سے بچائے جاتے ہیں دوسرے ہرگز نہیں بچائے جاتے۔ تعلق بڑی چیز ہے کہ

بہ زیر سلسلہ رفتن طریق عیاری است

کوئی انسان نہیں جس کے لئے آفات کا حصہ موجود نہیں۔ اِنَّ مَعَ العُسرِ یُسراً (الم نشرح: ۷) انسان کو مایوس بھی نہیں ہونا چاہئے بر کریماں کارہا دشوار نیست

ایک منٹ میں کچھ کا کچھ کر دیتا ہے

نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش ناگاہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

امن اور صحت کے زمانہ کی قدر کرو۔ جو امن وصحت کے زمانے میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کی تکلیف و بیماری کے زمانہ میں مدد کرتا ہے۔ سچے دل سے تضرع ایک حصار ہے جس پر کوئی بیرونی حملہ آوری نہیں ہو سکتی۔"

(ملفوظات جلد پنجم طبع جدید صفحہ ۶۳۸)

دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو

اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہو۔ جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اسے کاٹ کر باہر پھینکو

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات کی روشنی میں نہایت اہم نصائح)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۰ / اپریل ۱۹۹۸ء)

لندن (۱۰ اپریل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ البقرہ کی آیت ۲۸۵ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ یہ ان آیات میں سے ایک ہے جس کی اکثر تلاوت کی جاتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بڑی تعداد میں احمدیوں کو یہ آیات یاد ہوں گی۔ حضور نے اس آیت کے مضامین میں سے چند ایک کو خصوصیت سے پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اہم امور مد نظر رکھنے ضروری ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الاَرضِ میں اللہ تعالیٰ کی کلّی ملکیت کا ذکر ہے۔ زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے اس کا مالک اللہ ہے۔ خدا تعالیٰ سے کوئی چیز بھی چھپی ہوئی نہیں اس لئے اس کے سامنے جھوٹے طور پر یا بناوٹ کے طور پر حقیقت کے برعکس اظہار یا اس سے کچھ چھپانے کی کوشش کرنا یہ سب بیکار ہے۔ جو حقیقت حال ہے جس پر خدا کی نظر ہے اس پہلو سے وہ محاسبہ کرے گا اور اس محاسبہ میں جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا اسے اس کی سزا دے گا۔ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیرٌ میں اس آیت کے آغاز کے مضمون کی طرف اشارہ ہے یعنی جب سب کچھ اس کا ہے تو ہر چیز پر قادر بھی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی پہلے ہی اپنا محاسبہ کرے تو خدا تعالیٰ اسے اس محاسبہ میں شامل فرمالے گا۔ اگر خدا تعالیٰ محاسبہ کرنے والوں میں سے کچھ ایسے لوگوں کو پائے گا جو اپنے نفس کا خود حساب کر

باقی صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ۴ / اپریل ۱۹۹۸ء:

پروگرام کے مطابق آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ بچوں کی ملاقات کا دن تھا۔ خوبصورت تلاوت اور نظم اور دونوں کے انگریزی ترجمہ کے ساتھ پروگرام کا آغاز ہوا۔ انگریزی ترجمہ کے بارے میں حضور انور نے مترجم خاتون سے معذرت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا ترجمہ قابل قبول نہ تھا اس لئے آج صبح مجھے اس پروگرام میں پڑھی جانے والی دونوں نظموں کا ترجمہ خود کرنا پڑا۔ حضور انور نے موٹے بچے کی والدہ کو انگریزی ترجمہ کا انچارج مقرر فرمایا اور ہدایت دی کہ لفظی کی بجائے سادہ قابل فہم ترجمہ ہونا چاہئے۔ ایک لڑکے نے "عید الاضحیہ کس طرح منائی جاتی ہے" کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی جس میں یہ کہا کہ اس عید میں ناشتہ وغیرہ عید کے بعد قربانی کے گوشت سے کرنا چاہئے۔ حضور نے فرمایا کہ انگلستان میں صورتحال مختلف ہے اس لئے جو لوگ یہاں قربانی نہیں دے رہے وہ ناشتہ عید سے پہلے کر سکتے ہیں اور قربانی کے بدلے رقوم امیر جماعت صاحب کے ذریعے قادیان، ربوہ یا افریقن ممالک میں فوری طور پر فیکس کے پیغامات کے ذریعہ سے ادا کروا دینی چاہئیں۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "بشیر احمدؓ، شریف احمدؓ اور مبارکہ بیگمؓ کی آمین" اور "چولہ بابا نانک" کے متعلق خوش الحانی سے بچوں نے سنایا۔

اتوار، ۱۵ / اپریل ۱۹۹۸ء:

آج انگریزی بولنے والے مہمانوں کو حضور انور نے شرف ملاقات بخشا۔ ان کے سوالات مع مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر درج ذیل ہیں:

☆......اخلاقی بے راہروی کی تمام دنیا میں کیا وجہ ہے؟ کیا یہ ممکن ہے کہ انسان امن و امان سے رہ سکے؟ حضور انور نے فرمایا یہ سوال تمام انسانی فطرت اور ماحول سے متعلق ہے۔ اگر آپ تہذیب اور سائنسی ارتقاء کا مطالعہ کریں تو تمام زمانوں میں انسان کا یہی مزاج رہا ہے۔ ہر زمانے کے لوگوں نے دوسرے سے نفرت کی اور یہ نفسیات کبھی بھی نہیں بدلی۔ انسانی تعلقات یہی رہے۔ کبھی بھی انسان نے اپنے نفس پر قابو نہیں پایا۔ اور اپنے نفس یعنی Ego کا غلام رہا۔ آج بھی یہی Ego ہی اس پر حکمران ہے۔ مذہب بالکل مختلف چیز ہے۔ ورنہ یہ سب Ego ہی کی پرستش کرتے ہیں جو وقت کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔ حضور انور نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام جرم تاریکی میں پلتے ہیں جو انسان کی نیت میں جنم لیتا ہے اور انسانی قانون اس جگہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ مجرم اپنے آپ کو ہمیشہ محفوظ سمجھتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ کوئی بھی اس کی حقیقت کو نہیں پا سکتا۔ اس لئے قانون اسے Benifit of doubt دیتا ہے۔ اس طرح جرم کی تہہ تک نہ پہنچنے کی وجہ سے جرم پلتے رہتے ہیں۔ اگر بری نیت کے باوجود مجرم ارتکاب جرم نہ کر سکا تو اسے خطرناک نہیں سمجھا جائے گا۔ دل کے اندر سوائے خدا کے کوئی نہیں جھانک سکتا۔ اس لئے سوسائٹی جتنی خدا کے خوف سے دور ہوتی جاتی ہے اتنی ہی مجرم ہوتی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ خدا کے خوف کی کمی کی وجہ سے جوابدہی (Accountability) کا تصور کم ہوتا جاتا ہے۔ جس کا تعلق مابعد الموت کی زندگی سے ہے۔ خدا پر ایمان آخرت پر ایمان کا تقاضا کرتا ہے جو منصف خالق اور مالک پر ایمان لابدی کر دیتا ہے اس لئے دہریہ لوگ بھی سوسائٹی کے لئے مذہب کو ضروری سمجھتے ہیں۔

☆......احمدیت میں مختلف کلچرز کے لوگ داخل ہو رہے ہیں، کیا احمدیت پر اس کا کوئی اثر پڑ رہا ہے؟ حضور انور نے فرمایا مختلف ممالک سے مختلف تہذیب و تمدن، عادات اور اقتصادیات کے لوگ مختلف مسائل لئے ہوئے داخل ہو رہے ہیں اور میں یہاں بیٹھ کر تمام ملکوں کے مسائل کے حل کے لئے خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہوں کیونکہ میں اس پر ایمان اور انحصار

باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

امریکہ اور یورپ میں اسلام کیسے پھیلے گا

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

"میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذرّیت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیّبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے اُن علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔

مجھ سے پوچھا گیا تھا کہ امریکہ اور یورپ میں تعلیم اسلام پھیلانے کے لئے کیا کرنا چاہئے۔ کیا یہ مناسب ہے کہ بعض انگریزی خوان مسلمانوں میں سے یورپ اور امریکہ میں جائیں اور وعظ اور منادی کے ذریعہ سے مقاصد اسلام اُن لوگوں پر ظاہر کریں۔ لیکن میں عموماً اس کا جواب ہاں کے ساتھ کبھی نہیں دوں گا۔ میں ہرگز مناسب نہیں جانتا کہ ایسے لوگ جو اسلامی تعلیم سے پورے طور پر واقف نہیں اور اس کی اعلیٰ درجہ کی خوبیوں سے کلّی بے خبر اور نیز زمانہ حال کی نکتہ چینیوں کے جوابات پر کامل طور پر حاوی نہیں ہیں اور نہ روح القدس سے تعلیم پانے والے ہیں وہ ہماری طرف سے وکیل ہو کر جائیں۔ میرے خیال میں ایسی کارروائی کا ضرر اس کے نفع سے اقرب اور اسرع الوقوع ہے الا ماشاء اللہ۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ یورپ اور امریکہ نے اسلام پر اعتراضات کرنے کا ایک بڑا ذخیرہ پادریوں سے حاصل کیا ہے اور ان کا فلسفہ اور طبعی بھی ایک الگ ذخیرہ نکتہ چینی کا رکھتا ہے .... لیکن ان اعتراضات کا کافی جواب دینے کے لئے کسی منتخب آدمی کی ضرورت ہے جو ایک دریا معرفت کا اپنے صدر منشرح میں موجود رکھتا ہو جس کے معلومات کو خدا تعالیٰ کے الہامی فیض نے بہت وسیع اور عمیق کر دیا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا کام ان لوگوں سے کب ہو سکتا ہے جن کی سماعی طور پر بھی نظر محیط نہیں اور ایسے سفیر اگر یورپ اور امریکہ میں جائیں تو کس کام کو انجام دیں گے اور مشکلات پیش کردہ کا کیا حل کریں گے۔ اور ممکن ہے کہ ان کے جاہلانہ جوابات کا اثر معکوس ہو جس سے وہ تھوڑا سا ولولہ اور شوق بھی جو حال میں امریکہ اور یورپ کے بعض منصف دلوں میں پیدا ہوا ہے جاتا رہے اور ایک بھاری شکست اور ناحق کی سبکی اور ناکامی کے ساتھ واپس ہوں۔ سو میری صلاح یہ ہے کہ بجائے ان وعظوں کے عمدہ عمدہ تالیفیں اِن ملکوں میں بھیجی جائیں۔ اگر قوم بدل و جان میری مدد میں مصروف ہو تو میں چاہتا ہوں کہ ایک تفسیر بھی تیار کر کے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر اُن کے پاس بھیجی جائے۔ **میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے، دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہو گا جیسا مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شاخ ہے اور مجھ ہی میں داخل ہے۔** ہاں اس قدر میں پسند کرتا ہوں کہ ان کتابوں کے تقسیم کرنے کے لئے یا اُن لوگوں کے خیالات اور اعتراضات کو ہم تک پہنچانے کی غرض سے چند آدمی اُن ملکوں میں بھیجے جائیں جو امامت اور مولویت کا دعویٰ نہ کریں بلکہ ظاہر کر دیں کہ ہم اس لئے بھیجے گئے ہیں کہ تا کتابوں کو تقسیم کریں اور اپنے معلومات کی حد تک سمجھاویں اور مشکلات اور مباحث دقیقہ کا حل ان اماموں سے چاہیں جو اس کام کے لئے ملک ہند میں موجود ہیں"۔ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۱۸)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد امریکہ و یورپ میں اسلام کی اشاعت اور غلبہ کے لئے ہمارے واسطے ایک جامع پروگرام پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں دین اسلام کے تمام ادیان پر غلبہ کا فریضہ آپؑ ہی کے سپرد فرمایا ہے اور اسی کام کو آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں اور آپ میں داخل وجود یعنی آپ کے مقدس خلفاء آگے بڑھاتے رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ہمارے محبوب امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مذاہب اور یورپین فلاسفرز اور دور حاضر کے سائنسدانوں اور علوم عقلیہ کے ماہرین کے خیالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو عظیم الشان کتاب انگریزی میں تصنیف فرمائی ہے اور جو "Revelation, Rationality, Knowledge & Truth" کے نام سے طبع ہو کر انشاء اللہ چند ہفتوں میں دستیاب ہو گی، ہمارا فرض ہے کہ اس بیش قیمت علمی خزانہ کے حصول کے لئے نہ صرف خود تیار ہوں بلکہ اس کی بکثرت تقسیم کے لئے خصوصی پلان بنائیں۔ کیونکہ اس میں مذکورہ دلائل قرآن مجید اور اسلام کی فضیلت کو ثابت کرنے والے اور اس دور میں دہریت اور الحاد کے زہریلے فلسفہ سے نجات دینے والے اور حی و قیوم قادر و مقتدر خدا پر زندہ ایمان بخشنے والے ہیں۔ یہ کتاب الٰہی تائید سے لکھی گئی ہے اور امریکہ و یورپ میں خصوصیت سے اسلام کے حق میں عظیم انقلاب پیدا کرنے کے سلسلہ میں بہت اہم کردار ادا کرنے والی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف لطیف "براہین احمدیہ" کے حصول اور اس سے استفادہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرمایا تھا کہ :

"آؤ اپنی اولاد اور اپنی قوم اور اپنے ہموطنوں پر رحم کرو اور قبل اس کے جو وہ باطل کی طرف کھینچے جائیں ان کو حق اور راستی کی طرف کھینچ لاؤ تا تمہارا اور تمہاری ذُرّیت کا بھلا ہو اور تا سب کو معلوم ہو جو بمقابلہ دین اسلام کے اور سب ادیان بے حقیقت محض ہیں۔

دنیا میں خدا کا قانون قدرت یہی ہے جو کوشش اور سعی اکثر حصولِ مطلب کا ذریعہ ہو جاتی ہے اور جو شخص ہاتھ پاؤں توڑ کر اور غافل ہو کر بیٹھ جاتا ہے وہ اکثر محروم اور بے نصیب رہتا ہے۔ سو آپ لوگ اگر دینِ اسلام کی حقیقت کے پھیلانے کے لئے جو فی الواقع حق ہے کوشش کریں گے تو خدا اس سعی کو ضائع نہیں کرے گا"۔ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۶۸)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے مقدس خلیفہ رابع ایدہ اللہ کی یہ تازہ تصنیف بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پیش فرمودہ دلائل و براہین ہی کا فیض ہے۔ آیئے ہم اس کتاب کی بکثرت اور پُر حکمت اشاعت کے ذریعہ "دین اسلام کی حقیت کو پھیلانے کے لئے جو فی الواقع حق ہے کوشش کریں" اور توقع رکھیں کہ "خدا اس سعی کو ضائع نہیں کرے گا"۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات پر

غَیبت میں ان کی تُو رہا نائب امام کا
مرجع رہا تُو شہر میں ہر خاص و عام کا

فقر و غنٰی ترے ہمیں روکے رہے ہمیش
حق ہو سکا ادا نہ ترے احترام کا

تھی زندگی بزرگی و زندہ دلی کے ساتھ
باتیں تیری نمونہ تھیں حسنِ کلام کا

ہر گام پر مظفر و منصور تو رہا
ہاں خوب حق ادا کیا منصور نام کا

ہر معرکے میں شیر کی مانند بے خطر
جرنیل تھا تو اپنے امامِ ہمام کا

تُو انتظارِ یار میں دن بھر کھڑا رہا
دن چھُپ گیا اور آ گیا یہ وقت شام کا

مل کر بھی تجھ سے ملنے کی حسرت نہیں گئی
پہنچے تجھے سلام اس احقر غلام کا

دیدار کرنے آئی ہے مخلوق کس قدر
محبوب ہے تُو کتنے بڑے اژدہام کا

اک منتظم پہاڑ سا گو اٹھ گیا ظفر!
ضامن خدائے پاک ہے اس انتظام کا

پردیس میں یہ صدمہ عظمٰی امامِ من!
تھامے تجھے پیار خدائے اَنام کا

(ہومیو ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر۔ ربوہ)

سعودی ترجمہ قرآن میں
معنوی تحریف

(ہادی علی چودھری)

قسط اول

سعودی عرب میں الرئاسة العامّة لادارات البحوث العلميّة والافتاء والدّعوة والارشاد کے زیراہتمام قرآن کریم کاانگریزی ترجمہ شائع ہواہے جس کانظر ثانی شدہ نسخہ (مطبوعہ ۱۴۱۰ھ) اس وقت پیش نظر ہے۔انگریزی میں اس کاترجمہ وطباعت شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ میں زیرانتظام وزارت حج واوقاف سعودی عرب ہوئی ہے۔

انگریزی زبان میں اس ترجمہ قرآن کے پیش لفظ میں مذکورہ ترجمہ کے دیگر تراجم کے مقابل پر برتر، اعلیٰ اور اصل عربی متن کے قریب ترین ہونے کا جو دعویٰ کیا گیاہے، اسے پیش نظر رکھتے ہوئے جب اس ترجمہ اور حواشی کا مطالعہ کیا گیا تو یہ حقیقت عیاں ہوئی کہ بعض مقامات پر جہاں عقائد وغیرہ کی بحث ہے وہاں نہ صرف ترجمہ غلط کیا گیاہے بلکہ تشریحات بھی حددرجہ گمراہ کن ہیں۔ضرورت ہے کہ اس سحر انگیز دعوے کی آڑ میں عامۃ المسلمین کو گمراہ کرنے کی اس سازش کو ضرور بے نقاب کیا جائے۔سعودی مترجمین کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے غلط عقائد کو درست ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم کے ترجمہ پر دست درازی کرتے ہوئے اس میں معنوی تحریف کے مرتکب ہوں۔

ذیل میں ہم مذکورہ بالا ترجمہ قرآن میں سے چار آیات کے سعودی ترجمہ و تشریح پیش کرتے ہوئے سعودی مترجمین کو چیلنج کرتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ ان آیات کاترجمہ و تشریح سراسر غلط اور جھوٹ ہے۔

پہلی آیت

سعودی ترجمہ قرآن میں سورۃ المائدہ کی ایک آیت کریمہ:

"مَا قُلتُ لَهُم الّا مَآ أمرتَني بِهِ أنِ اعبدوا الله ربّي و ربّكم و كنتُ عليهم شهيداً مّا دُمتُ فِيهم فلمّا توفّيتني كنتَ أنتَ الرّقيب عَلَيهم و أنتَ عَلَى كُلّ شي ءٍ شهيد۔ (۱۱۷)

میں "فلمّا توفيتني"کاترجمہ یہ کیا گیاہے کہ

When Thou didst take me up.

قرآن کریم کی دیگر آیات کی آہنی شہادت، خود سعودی ترجمہ کی اندرونی گواہی، احادیث نبویہ، اقوالِ آئمہ سلف، مفتیان و علمائے عرب اور عربی لغت سبھی اس سعودی ترجمہ کو بیک جنبش قلم رد کرتے ہوئے اسے غلط اور جھوٹا قرار دیتے ہیں۔

قرآن کریم میں لفظ توفّی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذکر کے علاوہ مختلف صورتوں میں ۲۳ مرتبہ آیا ہے۔ جن میں سے تین مرتبہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے اورایک مرتبہ حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے استعمال ہوا ہے۔مذکورہ بالا مقامات پر اس کا ترجمہ خود سعودی مترجمین نے "موت" اور "قبض روح" کیاہے اور یہی درست اور صحیح معنی ہے۔ لیکن دو جگہوں پر جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے یہی لفظ آیاہے، انہوں نے اس کے معنی "اوپر جانا" کر کے واضح طور پر معنوی تحریف کاارتکاب کیاہے۔

احادیث نبویہ میں لفظ توفی بارہا آیا ہے اور بلا استثناء ہر جگہ "موت" اور "قبض روح" کے معنوں میں ہی وارد ہوا ہے۔ نمونۃً ایک حدیث ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

انّه يجاء برجالٍ مّن اُمّتي فيؤخذ بهم ذات الشّمال فاقول يا ربّ! اُصيحابي۔ فيقالُ انّك لاتدری ما احدثوا بعدك۔ فاقول كما قال العبد الصّالح "و كنتُ عليهم شهيداً ما دمتُ فيهم فلمّا توفّيتني كنتَ انت الرّقيب عليهم" فيقال انّ هٰؤلآء لم يزالوا مرتدّين على اعقابهم منذ فارقتهم۔ (بخاری۔ كتاب التفسير۔ باب قوله و كنت عليهم شهيداً ما دمت فيهم ......سورہ المائدہ)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ (قیامت کے دن) میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے اور انہیں بائیں طرف (یعنی جہنم کی طرف) لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا اے میرے رب! "یہ تو میرے ساتھی ہیں" تو کہا جائے گا تو نہیں جانتا کہ یہ تیرے بعد کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔ تو اس وقت میں اسی طرح عرض کروں گا جس طرح ایک عبد صالح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا کہ میں ان پر اس وقت تک نگران تھا جب تک میں ان میں موجود تھا جب تو نے میری توفی کرلی تو پھر تُو ہی ان پر نگران تھا" اس پر کہا جائے گا کہ جب تو ان سے جدا ہوا تو یہ مرتد ہوگئے تھے۔

اس حدیث میں ہمارے سید و مولیٰ حضرت نبی اکرم ﷺ نے وہی الفاظ اپنے لئے بیان فرمائے ہیں جو سورہ المائدہ کی مذکور بالا آیت کریمہ میں خداتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے استعمال فرمائے ہیں جس کے معنے سعودی مترجمین نے "جب تو نے مجھے اوپر اٹھالیا" کئے ہیں۔

انصاف کی رو سے سعودی عرب کے دارالافتاء کے علماء و محقق مترجمین کے لئے اپنے مسلمہ عقیدہ و ترجمہ کے پیش نظر صرف دو ہی راستے رہ جاتے ہیں کہ یا تو اس حدیث میں فقرہ "فلمّا توفّيتني" کا وہ یہ ترجمہ کردیں کہ سیدالانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ فوت نہیں ہوئے بلکہ اسی طرح اوپر اٹھائے گئے جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوپر اٹھائے گئے۔یا پھر یہ ترجمہ کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی توفی کے ذریعے اسی طرح وفات پاکر زیرِ زمین مدفون ہوئے جس طرح ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی توفی ہوئی اور آپؐ کے جسد اطہر کی تدفین ہوئی۔

پس سعودی مترجمین قرآن اگر مؤخرالذکر راہ اختیار کرتے ہوئے "فلما توفيتني" سے آنحضرت ﷺ کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا اعلان کرتے ہیں تو فبہا۔ ورنہ۔حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا درج ذیل چیلنج اُن کیلئے فرار کی کوئی راہ باقی نہیں چھوڑتا۔

چیلنج

یہ وہ چیلنج ہے جو آج سے تقریباً سو سال قبل عرب و عجم کے علماء کو دیا گیا تھا اور آج تک کسی کو یہ چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہیں ہو سکی۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ ﷺ سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفّی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے تو میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد دوں گا اور آئندہ اس کی کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کرلوں گا۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم۔روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۶۰۳)

سعودی حکومت کی بیش بہا دولت کے سامنے آج یہ ایک ہزار روپے شاید سمندر میں سے ایک قطرے کی بھی حیثیت نہ رکھتے ہوں لیکن یہاں قیمت روپے کی نہیں، سچائی کی ہے۔ کیا سعودی عرب کی حکومت وزارت حج و اوقاف کے زیرانتظام انگریزی و عربی دان عرب محققین و علماء کی چار کمیٹیوں کی مسلسل سالہاسال کی کاوشوں کے نتیجہ میں رونما ہونے والے اور پھر مدینۃ النبیؐ سے شائع ہونے والے ترجمہ قرآن (جس کی سعودی الرئاسة العامّة لادارات البحوث العلميّة والافتاء والدّعوة والارشاد نے ایڈیٹنگ بھی کی ہے اور نظر ثانی بھی) کی لاج نہیں رکھے گی؟؟؟۔ پس هاتوا برهانكم ان كنتم صٰدقين۔

دوسری آیت

سورۃ النساء کی آیت ۱۵۸ "بل رّفعهُ الله اليه وَ كانَ الله عزيزاً حكيماً" کا ترجمہ یہ کیا گیاہے:

"Nay, Allah raised him up Unto Himself; and Allah Is Exalted in Power, Wise;-"

یہاں "بل رفعه الله اليه" کاترجمہ کرتے ہوئے سعودی مترجمین نے لکھاہے کہ "اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا"۔اس کی تشریح میں نوٹ ۶۶۴ کے تحت وہ لکھتے ہیں:

"There is difference of opinion as to the exact interpretation of this verse. The words are: The Jews did not kill Jesus, but Allah raised him up (rafa'u) to Himself. One school holds that Jesus did not die the usual human death, but still lives in the body in heaven, which is the generally accepted Muslim view."

یعنی اس آیت کی صحیح تشریح کے بارہ میں اختلافِ رائے ہے ...... ایک مکتبہ فکر کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عام طبعی انسانی موت سے فوت نہیں ہوئے بلکہ اپنے جسم خاکی سمیت ابھی تک آسمان پر زندہ موجود ہیں۔یہ عمومی طور پر مسلمانوں کا قبول شدہ نظریہ ہے۔

سعودی ترجمہ قرآن میں پیش کردہ ترجمہ و تشریح کی یہ طرز ایک کھلی کھلی گمراہی اور گمراہ کن عقیدے کی طرف راہنمائی کے سوا کچھ نہیں۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کا محاورہ ہے کہ جب خداتعالیٰ کسی انسان کا رفع فرماتا ہے تو اس سے اس کے قربِ الٰہی کے مدارج، اس کے درجات کی بلندی اور اس کے روحانی مقام کی رفعت مراد ہوتی ہے۔ جسم سمیت اوپر کی طرف اٹھایا جانا مراد نہیں ہوتا۔ چنانچہ قرآن کریم کی حسب ذیل آیات رفع کے معنے متعین کرتی ہیں اور ثابت کرتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے رفع الی اللہ کے محاورہ کا سعودی ترجمہ غلط اور ناقابل قبول ہے۔

يرفع الله الّذين امنوا منكم والّذين اوتوا العلم درجٰتٍ (المجادلہ:۱۱)

اللہ تعالیٰ ان کو جو کہ مومن ہیں اور علم حقیقی رکھتے ہیں درجات میں بڑھاتا ہے۔ یہاں قطعی طور پر متعین فرمادیا گیاہے کہ اللہ جب کسی کا رفع فرماتا ہے تو درجات کی بلندی ہی مراد ہوتی ہے۔

بلعم باعور کے متعلق فرمایا:

و لو شئنا لرفعنٰه بها ولكنّه اخلد الى الارض (الاعراف:۱۷۶)

کہ اگر ہم چاہتے تو اسے ان (نشانوں) کے ذریعہ اونچا کر دیتے لیکن وہ زمین کی طرف جاگرا۔اگرچہ یہاں رفع کے مقابل زمین کا لفظ بھی موجود ہے لیکن یہاں بھی ہرگز یہ مراد نہیں کہ خداتعالیٰ اسے جسم سمیت آسمان پر لے جانا

چاہتا تھا بلکہ اس کے معنے صرف اور صرف درجات کی بلندی اور عزت و تکریم کے بلند مقام کے ہیں۔

اسی طرح سید الانبیاء حضرت نبی اکرم ﷺ نے متعدد مرتبہ کلمہ "رفع" استعمال فرمایا ہے لیکن ان میں سے کسی ایک جگہ بھی اس کا معنی کسی مترجم نے جسم سمیت زندہ آسمان پر جانا نہیں کیا۔ مثال کے طور پر ایک حدیث نبویؐ پیش ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اذا تواضع العبدُ رفعه الله الى السّمآءِ السّابعة

(کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۱۱۰، باب التواضع مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

ترجمہ: "جب بندہ تذلّل اور انکساری دکھاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا ساتویں آسمان پر رفع کرتا ہے"۔

یہاں ساتویں آسمان کا بھی ذکر ہے کہ خدا تعالیٰ ساتویں آسمان تک رفع فرماتا ہے لیکن پھر بھی یہاں یہ معنی نہیں کئے جاتے کہ کسی کو جسم سمیت اٹھالیا جاتا ہے۔ اگر یہاں معنے جسم سمیت زندہ آسمان پر اٹھانا ہے تو اس کے دو ہی نتیجے نکلتے ہیں کہ یا تو اللہ تعالیٰ کے منکسر المزاج اور عاجزی اختیار کرنے والے سبھی بندے آسمان پر جسم سمیت اٹھائے جاتے ہیں یا پھر اس دنیا میں کوئی ایسا بندہ ہی پیدا نہیں ہوا جو فروتنی اختیار کرنے والا ہو۔ ماسوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے۔

پس جیسا کہ مشاہدہ کی رو سے ثابت ہے کہ یہ دونوں نتیجے ہی غلط ہیں تو پھر ایک ہی صحیح اور سچی راہ ہے کہ رفع کے معنے درجات کی بلندی اور روحانی مقام کی رفعت کے کئے جائیں۔ انہیں معنوں کی طرف لغات عرب بھی راہنمائی کرتی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

الرّفع ضدّ الوضع و فی اسمآء الله تعالیٰ الرّافع۔ هو الّذی یرفع المؤمنین بالاسعاد و اَولیاء ہ بالتقریب (لسان العرب۔ زیر لفظ رفع)

کہ لفظ رفع ضد ہے وضع کا اور اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام الرافع ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ وہ مومنوں کو خوش بختی کے ذریعہ اور اپنے اولیاء کو تقرّب کے ساتھ بلندی عطا کرتا ہے۔

پس مذکورہ بالا آیت کریمہ میں رفعه الله الیه کا سعودی ترجمہ غلط اور اسکے تحت تشریحی نوٹ گمراہ کن ہے۔

تیسری آیت

"مَاالمسیح ابن مریم الاّ رسول قدخلت من قبله الرسل" (المائدہ: ۷۵) کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے:

"Christ the son of Mary Was no more than A Messenger; many were The Messengers that passed away Before him."

اس آیت کا سیدھا، سادہ اور صحیح ترجمہ یہ تھا:

The Messiah son of Mary, was only a Messenger; surely, Messengers had passed away before him.

لیکن سعودی ترجمہ قرآن میں لفظ الرسل میں Many کا لفظ زائد داخل کرکے قرآن کریم کو اپنے عقائد کے تابع بنانے کی جسارت کی گئی ہے کیونکہ Many کا لفظ داخل کرنے سے یہ مفہوم پیدا ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے سارے تو نہیں البتہ کئی ایک رسول اس دنیا سے کوچ کر گئے ہیں اور ان میں سے کسی ایک کی یا بعض کی استثناء ہے۔ سعودی مترجمین نے یہ اسلئے کیا ہے کہ تا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ ثابت کرنے کی گنجائش رکھی جاسکے۔

سورہ آل عمران کی آیت ۱۴۴ میں بعینہ یہی الفاظ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے لئے بھی ارشاد فرمائے ہیں۔ فرمایا:

و ما محمد الاّ رسول قدخلت من قبله الرسل

اس آیت کریمہ سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ سے قبل سب انبیاء کی وفات پر مہر لگائی ہے اور اس میں الرّسل یعنی مطلق جمع کے صیغہ نے بعض یا اکثر کا نہیں تمام کے تمام رسولوں کا احاطہ کیا ہے۔ اس نے ان میں سے نہ Many کی گنجائش رہنے دی ہے اور نہ کسی ایک کا استثناء چھوڑا ہے بلکہ کلیۃً تمام رسولوں کا "خلا" بیان کیا ہے۔ اس کے مطابق اگر آیت کا صحیح ترجمہ کیا جائے کہ آنحضرت ﷺ سے پہلے سب رسول اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے ہیں تو ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی شمار ہوتا ہے اور ان کی وفات بھی دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح ثابت ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس مذکورہ بالا آیت (آل عمران: ۱۴۴) کے ترجمہ میں بھی سعودی مترجمین نے ازراہ تلبیس Many کا لفظ داخل کیا ہے اور حسب ذیل ترجمہ کیا ہے:

"Muhammad is no more Than a Messenger: many Were the Messengers that passed away Before Him."

یہاں لفظ Many سے یہ تاثر باقی رہتا ہے کہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے پہلے سارے نہیں بلکہ بہت سارے انبیاء گزر گئے یعنی کوئی ایک یا زیادہ ابھی زندہ ہیں۔ یہ ایک ظلم عظیم ہے جو سعودی مترجمین کے ہاتھوں سرزد ہوا ہے۔ آیت کریمہ کے الفاظ ہرگز سعودی ترجمے کے متحمل نہیں کیونکہ اگر Many کا لفظ قرآن کریم کا منشاء ہوتا تو اللہ تعالیٰ صرف الرسل کی بجائے قد خلت من قبله کثیر من الرسل یا اکثر من الرسل کے الفاظ کو استعمال فرماتا۔ چونکہ آیت میں اکثر یا کثیر کا لفظ وارد نہیں ہوا تو صاف بات ہے کہ سعودی مترجمین نے اسے ترجمہ میں شامل کرکے کلام الٰہی میں معنوی تحریف کی ہے۔

ہمارے اس مؤقف کی صداقت پر جہاں قرآن کریم کی متعدد آیات مہر تصدیق ثبت کرتی ہیں وہاں اس مؤقف کو امت محمدیہ کا پہلا اجماع بھی جو صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ذریعہ ہوا تھا سچا ثابت کرتا ہے۔ یہ اجماع اس وقت وقوع پذیر ہوا تھا جب آقائے دو جہاں، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا وصال ہوا۔ اس موقعہ پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آیت کریمہ

و ما محمد الاّ رسول قدخلت من قبله الرسل (آل عمران: ۱۴۴)

پڑھ کر آنحضرت ﷺ اور آپؐ سے پہلے کل انبیاء علیہم السلام کی وفات کا اعلان فرمایا تھا۔ یہ اعلان مدینہ منورہ سے ہی کیا گیا تھا جس پر مدینہ میں موجود و غیر موجود ہر شخص نے سر تسلیم خم کیا تھا مگر افسوس! صد افسوس! کہ آج اسی مدینہ منورہ سے چودہ سو سال بعد قرآن کریم کے مذکورہ بالا ترجمہ کو آلہ کار بنا کر وہاں کے لوگ اس اعلان و اجماع پر خطِ تنسیخ پھیر رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ سعودی مترجمین کی اس تعلّی کو رد کرتی ہے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ مل کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اس اعلان کی تائید کرتے ہوئے قرآن کریم کے پیغام اور منطوق کو سچا، برحق اور ناقابل تحریف و تبدیل تسلیم کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ کے وصال مبارک کے وقت آپؐ سے پہلے تمام رسول اس جہانِ فانی سے کوچ کر چکے تھے اور جہاں تک مسیحؑ کی آمد ثانی کا تعلق ہے تو ہمارے عقیدہ کے مطابق اس سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں آپؐ کی شریعت کے تابع ایک مسیح محمدی پیدا ہونا مقدر تھا اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کی صورت میں یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔

اس بنیادی اختلاف کے پیش نظر ایک واضح، کھلا اور انتہائی حقیقت پسندانہ اعلان سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع و امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ۷/اپریل ۱۹۸۵ء کو جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر فرمایا گیا تھا۔ ہم اس پر شوکت تحدی کو ایک دفعہ پھر دہراتے ہیں، آپ نے فرمایا:

"آنحضرت ﷺ تواتر کے ساتھ ان کے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے۔ ناقل) آنے کی خبر دے رہے ہیں۔ اس لئے تمہیں فیصلہ کرنا پڑے گا کہ اپنے مبینہ مفکرینِ اسلام کے پیچھے چلو گے یا حضرت محمد ﷺ کے پیچھے چلو گے اور آنے والا وہ مسیح اختیار کرو گے جس کو امت موسوی سے نسبت ہے اور امت محمدیہ سے اس کو کوئی نسبت نہیں۔ یا وہ مسیح اختیار کرو گے جو امت محمدیہ میں پیدا ہوا، اسی امت سے نسبت رکھتا ہے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہی غلام ہے۔ اب فیصلہ یہ کرنا ہے کہ موسوی مسیح پر امت راضی ہوگی یا محمدی مسیح پر۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم تو مسیح محمدی پر راضی ہو گئے ہیں اور جہاں تک مسیح کے مقام کا تعلق ہے ہمارا بھی وہی عقیدہ ہے جو تمہارا ہے کہ امت محمدیہ میں آخرین میں جس مسیح نے آنا ہے وہ شریعت محمدیہ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا کامل طور پر مطیع اور امتی نبی ہوگا۔ اس مسیح کے مقام کے بارہ میں ہمارا سر مو کوئی اختلاف نہیں۔ یہ بات ہم قطعی طور پر یقینی سمجھتے ہیں اور تم بھی یقینی سمجھتے ہو کہ آنے والا لازماً امتی نبی ہوگا اور اس بات میں اختلاف ہی کوئی نہیں۔ اختلاف صرف اس بات پر ہے کہ آخرین میں ظاہر ہونے والا موسوی امت سے تعلق رکھنے والا مسیح ہے یا امت محمدیہ میں عیسیٰ بن مریم کے مثل کے طور پر پیدا ہونے والا امتی نبی؟ تمہارا اپنا عقیدہ ہے اور مسلّمہ عقیدہ ہے کہ:۔

"جو شخص بھی مسیح کے نام پر آئے گا وہ لازماً نبی اللہ ہوگا۔ پرانا آئے گا یا نیا آئے گا یہ ایک الگ بحث ہے اور تمہارے اپنے بڑے بڑے علماء، تمہارے مفکرین یہ بھی لکھ چکے ہیں کہ وہ ہوگا یقیناً

(۱) نبی اللہ---اور اسے نبوت سے عاری ماننے والا کافر ہوگا بلکہ بعض عظیم بزرگوں نے یہ تسلیم کیا کہ

(۲) پرانا نہیں ہوگا---بلکہ بدن آخر سے متعلق ہو کر آئے گا یعنی پہلا جسم نہیں بلکہ دوسرا کوئی شخص ظہور کرے گا اور پھر یہ بھی خود آنحضور ﷺ کا فیصلہ ہے کہ مہدیؑ اور عیسیٰؑ دو الگ الگ وجود نہیں ہوں گے بلکہ ایک ہی وجود کے دو نام ہوں گے۔ لا المهدی الا عیسیٰ کا فرمان نبویؐ اس پر شاہد ناطق ہے"۔

فرمایا:۔

"تم ناکام رہے ہو اور...... ناکام رہو گے...... اور کبھی عیسیٰ بن مریمؑ کو جو موسیٰ علیہ السلام کی امت کے نبی تھے زندہ نہیں کر سکو گے اور اگر وہ تمہارے خیال میں آسمان پر بیٹھے ہیں تو ہرگز تمہیں توفیق نہیں ملے گی کہ ان کو آسمان سے اتار کر دکھادو۔ نسلاً بعد نسلٍ تم ان کا انتظار کرتے رہو مگر خدا کی قسم تمہاری یہ حسرت کبھی پوری نہیں ہوگی۔"

اس بارہ میں امام جماعت احمدیہ کے مذکورہ بالا خطاب میں تمام دنیا کے معاندین کو جو چیلنج دیا گیا تھا، آج تک کسی کو قبول کرنے کی توفیق نہیں مل سکی۔ وہ چیلنج یہ تھا کہ اگر پرانے عیسیٰؑ نے ہی امت کی راہنمائی کرنی ہے تو پورا زور لگاؤ، دعائیں کرو، سجدوں میں گریہ و زاری کرو اور جس طرح بن پڑے مسیح کو ایک دفعہ آسمان سے نیچے اتار دو تو پھر یہ جھگڑا ایک دفعہ ختم ہو جائے گا اور ایسا عظیم الشان معجزہ دیکھ کر احمدی آنے والے کو قبول کرنے میں بھی تم پر سبقت لے جائیں گے لیکن یاد رکھو! یہ ناممکن اور محال ہے اور ہرگز کبھی ایسا نہیں ہوگا کہ جو شخص آسمان پر چڑھا ہی نہ ہو اور دیگر انبیاء کی طرح طبعی موت سے فوت ہو چکا ہو وہ جسم سمیت آسمان سے نازل ہو جائے۔

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا سے بھی اب تو آگیا ہفتم ہزار

عیسیٰ ابن مریمؑ کو آسمان سے اتارنے پر ایک کروڑ روپے کا انعام

اس مذکورہ چیلنج کو قبول کرنے کی آج تک کسی کو توفیق نہیں مل سکی۔ اب ہم ایک دفعہ پھر معین طور پر سعودی مترجمین قرآن کی خدمت میں وہ چیلنج پیش کرتے ہیں جس کا اعادہ کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۹۴ء میں جلسہ سالانہ قادیان میں لندن سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

"تم یہ یقین رکھتے ہو اور اپنے زعم میں کامل یقین رکھتے ہو کہ مسیح ابن مریم زندہ آسمان پر موجود ہیں اور آنحضرت ﷺ اصدق الصادقین بیان فرماتے ہیں کہ

باقی صفحہ [illegible] پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

جب بندہ اپنے آرام کو تج کرکے اپنے بھائیوں اور دوسروں کا خیال رکھنا شروع کردے تو خدا اس کو ضرور اپنی طرف کھینچتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۱ / مارچ ۱۹۹۷ء بمطابق ۲۱ / امان ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

هٰذا بصآئرُ لِلنّاس و هُدیً وَّ رَحمَۃ لّقَومٍ یُّوقِنُون- اَم حَسِبَ الّذِینَ اجتَرَحُوا السّیّاٰتِ اَن نّجعَلَھُم کالّذین امنوا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سوآءً مَّحیاھُم و مَماتُھُم سَآءَ ما یحکُمُون- وَ خلَق اللهُ السّمٰوٰتِ وَالارضَ بِالحَقّ وَ لِتُجزیٰ کُلُّ نفسٍ مَا کَسَبَت وَ ھُم لا یُظلَمُون-

(سورة الجاثیه آیات ۲۱ تا ۲۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو اقتباس میں نے شروع کیا تھا اس کا ایک حصہ باقی تھا اور کچھ اور اقتباسات ہیں جو اس کے بعد میں آپ کو سناؤں گا- ان مضامین سے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں میں آپ کے سامنے بیان کررہا ہوں ان آیات کا ایک بہت گہرا تعلق ہے- پہلے اس پہلی آیت میں تو یہ بیان ہوا ہے کہ هٰذا بصآئرُ لِلنّاس و هُدیً وَّ رَحمَۃ کہ یہ قرآن اور یہ قرآن کی باتیں بصائر للناس لوگوں کے لئے بصیرتیں ہیں- یعنی ان باتوں کو اگر وہ تقویٰ سے دیکھیں تو جس پہلو سے بھی دیکھیں گے ان کو نئی روشنی نصیب ہوگی و هُدیً وّ رحمۃ اور ہدایت کا سامان ہے اور رحمت ہے لیکن اس قوم کے لئے جو یوقنون- وہ یقین رکھتے ہیں ان باتوں پر اور قرآن کریم کو اس کامل یقین کے ساتھ پڑھتے ہیں کہ ان کے اندر وہ سب باتیں موجود ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے-

اَم حَسِبَ الّذِین اجتَرَحُوا السّیّاٰتِ کیا وہ لوگ جنہوں نے بُرے عمل کئے، طرح طرح کی برائیوں میں مبتلا ہوئے یہ گمان کرلیا اَن نّجعَلَھُم کالّذین امنوا کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کردیں گے یا ان سے ان لوگوں جیسا سلوک کریں گے جو ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے، اس طرح ان سے سلوک کریں گے گویا کہ سوآءً مَّحیاھُم و مَماتُھُم کہ برائیاں کرنے والوں کی زندگی اور موت اور ان کی یہ زندگی اور موت ایک ہی جیسی ہو جائے گی- یہ نہیں ہوسکتا، ناممکن ہے- جو ایمان لانے والے ہیں ان کے ساتھ خدا اس دنیا میں ایک ایسا امتیازی سلوک کرے گا اور ہمیشہ جاری رکھے گا کہ وہ جو برائیوں میں مبتلا رہتے ہیں ان سے اس زندگی میں ہی خدا تعالیٰ کا سلوک ایک امتیاز کرکے دکھادے گا اور بتادے گا کہ یہ میرے بندے ہیں اور یہ وہ دوسرے بندے ہیں-

سَآءَ ما یحکُمُون کتنے برے فیصلے ہیں جو وہ کر بیٹھے ہیں یا کرتے ہیں کہ ان کے حق میں ہی وہ فیصلے الٹتے ہیں اور ان کو ہر کامیابی سے محروم کردیتے ہیں- سَآءَ ما یحکُمُون میں اور بھی بہت سے مضامین ہیں اُن کے حکم کے- اس کے نتیجے میں، ان کے اس فیصلے کے نتیجے میں جو فسادات برپا ہوتے ہیں، جو مذہب کی دنیا میں اور مادی دنیا میں ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں جو محض ان کے اس تحکّم کی وجہ سے ہے جو بیان کیا گیا ہے ان سب تفاصیل کو میں یہاں بیان کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا لیکن اشارہ کردیا ہے کہ سَآءَ ما یحکُمُون میں اول تو ان کا فیصلہ ان کے اپنے خلاف پڑے گا اس بات کا اشارہ ہے- اور دوسرا ان کے اس فیصلے کے نتیجے میں ساری دنیا میں جو فساد برپا ہوتے ہیں ان کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے-

وَ خلَق اللهُ السّمٰوٰتِ وَالارضَ بِالحَقّ حالانکہ صورت حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے اور حق کے ساتھ فساد پَل نہیں سکتا، اس کے ساتھ رہ نہیں سکتا- ان دونوں کا کوئی ساتھ، کوئی جوڑ نہیں ہے تو کیسے ممکن ہے کہ خدا نے زمین و آسمان کو تو حق کے ساتھ پیدا کیا ہو اور اس میں تم کوئی رخنہ، کوئی فساد نہ دیکھو مگر مذہب کی دنیا میں خدا تعالیٰ نیکوں کو بدوں کے ساتھ اس طرح ملا جلا دے کہ گویا وہ دونوں ایک ساتھ رہ سکتے ہیں- حق کے ساتھ باطل نہیں رہ سکتا، باطل کے ساتھ حق نہیں رہ سکتا- یہ اعلان ہے جو ان آیات کا ایک طبعی تقاضا تھا جو اس سے پہلے گزری ہیں-

وَ لِتُجزیٰ کُلُّ نفسٍ مَا کَسَبَت وَ ھُم لا یُظلَمُون اس کا طبعی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہر جان کو اس کے اس عمل کا بدلہ دیا جائے جو اس نے خود کمایا ہے اور ان پر کوئی ظلم نہ کیا جائے کیونکہ ظلم بھی حق کے ساتھ اکٹھا چل نہیں سکتا- تو عدل دراصل حق ہی کا بچہ ہے- پس قرآن کریم نے ان آیات میں بہت گہرے اور وسیع مضامین بیان فرمائے ہیں جن کی تفسیر کا اس وقت موقع نہیں مگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان امور پر جو روشنی ڈالی ہے وہ جماعت کی تربیت کے لئے انتہائی ضروری ہے- پس میں اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام پڑھنا شروع کرتا ہوں-

"ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے- اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کرلو اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ- اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرکے اس کے حضور آجاتے ہیں"- پس یہ وہ لوگ جو برائیوں میں مبتلا ہیں اور وہ لوگ جو کلیۃً ان سے کنارہ کشی کرتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں کنارہ کشی کرنے والے لوگ، جن کے متعلق مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر تم یہ بننا چاہتے ہو تو پہلی صفت تو یہ ہے کہ اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دو- اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کرلو- یہ اللہ تعالیٰ سے صلح کا تقاضا ہے کہ اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دو- ویسے بظاہر تو ان دونوں کا جوڑ نظر نہیں آتا کہ اگر تم یہ گروہ بننا چاہتے ہو تو اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دو مگر اگر اللہ یہ چاہتا ہو کہ تم ساری دنیا کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دو تو جب تک بھائی سے اس سفر کا آغاز نہیں ہوگا یہ سفر جاری ہو ہی نہیں سکتا-

پس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام بہت ہی گہرا ہے اور اس کے عرفان کو سمجھنے کے لئے یہ مقامات ہیں جہاں دو فقرے بظاہر بے جوڑ دکھائی دیتے ہیں اور لوگ اسی طرح بغیر ان کو حل کئے آگے گزر جاتے ہیں حالانکہ وہ مقامات ہیں جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عرفان کو گہرائی میں اتر کر سمجھا جاسکتا ہے- پس یہ مراد ہے کہ تم تو دنیا میں اللہ کی خاطر اس لئے نکالے گئے ہو کہ سب دنیا کے آرام کی خاطر اپنے آرام کو خطرے میں ڈال دو یا دنیا کے آرام کو ترجیح دو اور اپنے آرام کو ترک کردو- اب دیکھ لیں بعینہ یہی زندگی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی تھی- ان دو فقروں کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی پر اطلاق کرکے دیکھیں تو ایک ادنیٰ ذرے کا بھی فرق آپ کو دکھائی نہیں دے گا-

جتنے بھی مراتب بندے کو خدا کی طرف سے

نصیب ہوتے ہیں اس میں یہ مرکزی نقطہ ہے کہ جب بندہ اپنے آرام کو تج کرکے اپنے بھائیوں اور دوسروں کا خیال رکھنا شروع کردے تو خدا اس کو ضرور اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کے لئے ضروری نہیں کہ یہ سفر نبوت کے بعد شروع ہو۔ تمام انبیاء کا سفر یہی سفر ہے اور سب سے زیادہ واضح اور قطعی طور پر رسول اللہ ﷺ کی پہلی زندگی اس کو ثابت کر رہی ہے کہ آپ اپنے بھائیوں کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دیا کرتے تھے اور ابھی نبوت آپ پر نازل نہیں ہوئی تھی اور اللہ نے آپ کو اپنی طرف کھینچ لیا کیونکہ **یہ صفت ایسی ہے جو خدا کو بہت پیاری ہے اور آگے دنیا کی اصلاح کا سفر اس صفت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ جو اس صفت سے محروم ہے وہ نبوت اور نبوت کی غلامی کی صفات سے محروم ہے۔**

پس ضروری ہے کہ آپ ان باتوں کو سمجھیں اور وہ لوگ جو اِجترحوا السیّاٰت جنہوں نے برائیاں گھڑ رکھی ہیں ان سے الگ وہ بن جائیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایمان رکھنے والے لوگ ہیں اور عملوا الصّٰلحٰت نیک اعمال کرنے والے ہیں۔ ان دونوں کے ساتھ ایک معاملہ نہیں ہوگا، نہ ایک معاملہ ان کے ساتھ ہونا ممکن ہے۔

اب دوسرا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرکے اس کے حضور آجاتے ہیں“۔ یہ جو دوسرا پہلو تھا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ بدوں کی زندگی اور ان کی موت نیکوں کی زندگی اور موت جیسی ہو جائے۔ یہ وہ پہلو ہے جس کی تشریح ہے کہ اگر تم خدا کی پناہ میں آنا چاہتے ہو تو اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرکے اس کے حضور حاضر ہو جاؤ۔ اگر ایسا کرو گے تو تم وہ لوگ ہو جاؤ گے جن کے اندر خدا تعالیٰ ایسی صفات بھر دے گا کہ دنیا والوں کے ساتھ تمہارا فرق نمایاں دکھائی دے گا، کسی تفصیلی بحث کی ضرورت نہیں پڑے گی، وہ فرق ہر دیکھنے والی آنکھ کو نمایاں طور پر دکھائی دینے لگے گا۔ اور ان کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟، کیسے فرق دکھائی دے گا؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں ”اور اس ایمان والے کے شیطان قریب بھی نہیں آتا“۔ اب ہر روز شیطان سے جو جنگ شروع کر رکھی ہے ہم لوگوں نے، شیطان سے جنگ ایک ایسے وقت تک جاری رہتی ہے جب تک وقت تک انسان خدا کی پناہ میں نہیں آجاتا۔ جب آجاتا ہے تو شیطان اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا کیونکہ اللہ کی پناہوں میں شیطان کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ ”وہ بھی تو وہاں ہی جاتا ہے جہاں اس کی تھوڑی سی گنجائش مل جاتی ہے“۔ پاؤں رکھنے کی جگہ ملے تو تب شیطان وہاں جاتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو یہ فرمایا سارے گناہوں سے توبہ کرو مطلب یہ ہے کہ شیطان کے لئے قدم رکھنے کی گنجائش نہ چھوڑو کیونکہ جب وہ ایک دفعہ قدم رکھ لے تو اس کا منحوس قدم اپنے اثرات دکھانے لگتا ہے اور وہ اور جگہ بنالیتا ہے۔

جس اونٹ اور بدوی کا قصہ میں نے آپ لوگوں کے سامنے پہلے بھی بیان کیا ہے اصل میں وہی صورت حال ہے جو یہاں پیدا ہوتی ہے۔ کہتے ہیں ایک بدوی اپنا خیمہ لگا کے بیٹھا ہوا تھا اور شدید ٹھنڈی رات تھی تو اس کے اونٹ نے اندر سر کیا اور اس نے کہا مجھے سر اندر کر لینے دو کیونکہ بہت سردی ہے، باقی تم لیٹے رہو آرام سے۔ تو جب سر گرم ہو گیا تو اسے پتہ لگا کہ اس سردی میں گرمی کا کیا مزہ ہے تو اس نے تھوڑا سا اور گردن گھسیڑ دی۔ اس نے کہا گردن بھی تو سر کے ساتھ ہی لگی ہوئی ہے یا سر گردن کے ساتھ لگا ہوا ہے اس غریب پر میں کیوں ظلم کروں اس لئے ذرا ایک طرف ہٹ جاؤ۔ پھر باقی جسم سخت سردی محسوس کر رہا تھا جبکہ جسم کا ایک حصہ گرمی محسوس کر رہا تھا۔ تھوڑا سا اور آگے گیا۔ اس نے کہا میری ٹانگوں کا کیا قصور ہے اگلے حصے کو کم سے کم تھوڑا سا آرام آنے دو۔ وہ بے چارہ ایک کونے سے لگ گیا اور کچھ دیر کے بعد کہا باہر جانا کیونکہ میرے پچھلے حصے کا بھی حق ہے۔ تو اس طرح بدیاں رفتہ رفتہ اپنی جگہ بنایا کرتی ہیں اور ایک دفعہ انسان بدی کو موقع دیدے کہ وہ اندر آجائے تو پھر بدی نہیں چھوڑے گی اور یہی شیطان کا حیلہ ہے۔ اب جتنے انسان بھی، جب بھی بدی میں مبتلا ہوتے ہیں وہ اپنی نفسیاتی کیفیت پر غور کرکے دیکھ لیں ہمیشہ شروع میں خیال آتا ہے اتنا سا معمولی سا کرنے میں کیا حرج ہے۔ اور وہ معمولی سا جب ایک دفعہ کر بیٹھے تو اس سے اگلا قدم اٹھانا اس کا ایک لازمہ بن جاتا ہے۔ دنیا بھر میں جتنی ڈرگ ایڈکشن (Drug Addiction) ہے وہ اسی اصول پر جاری ہے۔ سکولوں اور کالجوں کے بچوں کو وہ خبیث لوگ جو خراب کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ایک چھوٹا سا مزہ چکھ لو، ذرا سا، اس میں کیا حرج ہے۔ اور جب وہ چکھتے ہیں تو پھر اگلے کی خواہش وہ پہلا مزہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کی طلب شروع ہو جاتی ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی بات بھی بے وجہ بیان نہیں کرتے۔

”اپنے سارے گناہوں سے توبہ کرکے اس کے حضور آجاتے ہیں“۔ یہ سارے گناہوں سے توبہ کرکے آجانا کیوں ضروری ہے؟۔ اسی قسم کا نقشہ کھینچ کے ایک اور جگہ فرماتے ہیں اس ایمان والے کے شیطان قریب بھی نہیں آتا وہ تو وہیں آجاتا ہے جہاں اس کو تھوڑی سی بھی گنجائش مل جاتی ہے۔ جہاں اس کو تھوڑی سی گنجائش ہوتی ہے وہاں وہ قدم رکھتا ہے۔

اب یہ نیا فقرہ ہے ”جب خدا کو مقدم رکھا جائے تو برکات کا نزول ہوتا ہے“۔ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے غیر معمولی برکات نازل فرماتا ہے۔ یہ سب باتیں جو بیچ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مزید لکھی ہوئی ہیں جو نقطے ڈال کے لمبی عبارت کو چھوٹا کرنے کی کوشش کی گئی ہے یہ ساری نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔ یہ باتیں اور کامل ایمان حاصل ہوتا ہے توبہ استغفار سے، اس کی کثرت کرو اور ربنا ظلمنا انفسنا و اِن لّم تغفِرلنا و ترحمنا لنکوننّ من الخٰسِرین پڑھا کرو اور اس کی کثرت کرو، اب یہ ایک بہت ہی اہم نکتہ ہے جس کا آغاز آدم سے ہوا ہے اور جیسا کہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عبارت پڑھ کے سناؤں گا۔ یہ دعا ہر گنہگار اور گناہوں سے گھرے ہوئے اور ملوث انسانوں کے لئے انتہائی ضروری ہے کیونکہ یہ جو فرمایا کہ سب قسم کے گناہوں سے توبہ کرکے اس کے حضور حاضر ہو جاؤ یہ اس دعا کے بغیر ممکن نہیں اور شیطان سے جو جنگ شروع ہے اس کا علاج یہی دعا ہے۔ اور یہ وہ دعا ہے جو اس جنگ کے آغاز پر اللہ تعالیٰ نے آدم کو خود سکھائی۔

تو نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رستوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں بلکہ وہ سارے رموز بتاتے ہیں جن رموز کی وجہ سے ان رستوں پر چلنا ممکن ہو سکتا ہے، ایک ذرہ بھی ہماری ضرورت کا آپ نے باقی نہیں چھوڑا۔ اس کو امام وقت کہتے ہیں۔ یہ وہ امام ہے جسے خدا خود بناتا ہے اور خود قدم قدم پر اس کی راہنمائی فرماتا ہے۔ چنانچہ اس دعا کی طرف اشارہ کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے“۔

وہ جو اقتباس میں نے چُن کر رکھا ہوا تھا وہ کہیں اور جگہ رہ گیا ہے غلطی سے مگر مضمون وہ ہے جو میں بیان کر چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شیطان کی جنگ کا آغاز آدم سے شروع کیا ہے جیسا کہ واقعۃً اسی وقت ہوا اور فرمایا کہ آدم کو اس دعا کے ذریعے فتح نصیب ہوئی ہے اور یہ دعا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود آدم کو سکھائی۔ **پس آج بھی ہر انسان کو شیطان سے جنگ کے وقت اس آیت کی پناہ میں آنا ہوگا اور جب تک وہ اس آیت کو نہ پڑھے اور دل کی گہرائیوں سے نہ پڑھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے وہ مدد نصیب نہیں ہو سکتی جس کے بعد اسے بالآخر شیطان پر فتح نصیب ہوگی۔** یہ بیچ کا ایک اقتباس تھا یہ رہ گیا ہے اور اب میں نے زبانی آپ کو بتا دیا۔ اب آپ کے سامنے میں دوسرا اقتباس رکھتا ہوں۔

فرمایا ”تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا“۔ ”اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے“ یہ دین کی حمایت میں ساعی ہو جانا، اس سے پہلے کوشش ہے

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

پہلے کلیۃً پاک ہونے کا تقاضا نہیں کرتا بلکہ کلیۃً پاک ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے ہر وہ شخص جو آج اللہ تعالیٰ کے دین کی حمایت میں اپنے دل میں جوش پاتا ہے اور قطع نظر اس کے کہ وہ خود کیسا ہے کیسے کیسے گناہوں میں ملوث ہے، کیا کیا کمزوریاں اس کو ہیں وہ اگر اس محبت پر غلبہ نہیں پا سکتا، بہانہ نہیں ڈھونڈتا کہ میں کہاں اور خدا کے دین کی خدمت کہاں، جو کچھ اس کا ہے وہ اس کے حضور حاضر کر دیتا ہے

سپردم بہ تو مایہ خویش را　　　تو دانی حساب کم و بیش را

یہ کہہ کر کہ اے میرے آقا میرا جو سرمایہ تھا تیرے سپرد ہے "تو دانی حساب کم و بیش را" اب کم و بیش یعنی کمی اور زیادتی کا حساب تُو جانے میں نے جو کرنا تھا وہ کر دیا۔ فرمایا ایسے لوگوں کی اللہ ضرور حمایت کرتا ہے۔

"تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے" یہ وہ مضمون ہے جو میں نے ابھی آپ کے سامنے بیان کیا ہے "تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا"۔ جو تمہاری راہ میں، اللہ کے قریب جانے کی راہ میں حائل رکاوٹیں ہیں اور وہ دراصل خود اپنے نفس کی پیدا کردہ ہوتی ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ یہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ تم خدا کا پودا بن جاتے ہو، جب بھی تم یہ عہد کر کے خدا کے لئے اپنی خدمات کو پیش کرتے ہو تو پھر تم شجرہ طیبہ بن جاتے ہو یعنی شجرہ طیبہ بننے کے اہل ہو جاتے ہو۔ ارد گرد جو تمہارے کانٹے لگے ہوئے ہیں وہ تمہیں خراب کر رہے ہیں، تمہاری صحت پر بد اثر ڈال رہے ہیں یعنی روحانی طور پر جس ترقی کے تم اہل خدا کے نزدیک ہو جاتے ہو اس ترقی کی راہ میں یہ روکیں ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ تم سے وہی سلوک کرتا ہے کہ ان روکوں کو دور فرمانا شروع کر دیتا ہے۔

"کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے"۔ کیسا ایک طبعی سلسلہ ہے جس کی طرف اشارہ فرمایا گیا کہ تم اب وہ پودا بن گئے ہو جس کی خدا حفاظت فرمائے گا اور تمہاری خاطر بُرے پودوں کو اکھاڑ کر پھینک دے گا یعنی تمہارے اندر جو بُرے درخت لگے ہوئے ہیں جھاڑ پھونس جو تمہاری نیکیوں کو چاٹ رہے ہیں ان کا خون پی رہے ہیں یہ اب مالک کا فرض ہے کہ وہ چُن چُن کر باغ سے ان چیزوں کو نکال باہر کرے"۔ اور اپنے کھیت کو خوش نما درختوں اور بار آور پودوں سے آراستہ کرتا ہے"۔ تو انسانی نفس میں بہت ہی خوبصورت اور دلکش درخت اگنے لگیں گے یعنی نیکیوں کے درخت جو دیکھنے میں خوش نما دکھائی دیں گے اور اپنی صفات کے لحاظ سے وہ نہایت ہی اعلیٰ اور پیارے ہوں گے۔ بار آور میں پھل دار ہونے کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ ایسے پودے ہیں جو پھل بھی دیتے ہیں۔

"اور ان کی حفاظت کرتا ہے اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے"۔ اب دیکھیں چھوٹی سی بات سے معاملہ شروع کیا اور کہاں تک پہنچا دیا اور سفر آسان دکھایا۔ اب جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں سفر شروع کرو کوئی اس میں مشکل ہے؟۔ جو کچھ ہے حاضر کر دو۔ محبت سے پیش کرو، عاجزی کے ساتھ پیش کرو اور یہ عرض کرو کہ خدایا ہمارے پاس اس سے زیادہ کچھ نہیں مگر تیرے دین کی محبت ضرور ہے اس محبت کی خاطر مجبور ہیں کہ جو کچھ بھی ہے تیرے حضور پیش کر دیں۔ پھر فرمایا کہ دیکھو اس کے ساتھ خدا کیا سلوک فرمائے گا۔

"مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا"۔ پس پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے شروع ہو جائیں جبکہ پھل اللہ ہی لاتا ہے تو ان دو باتوں کا تضاد کیا معنے رکھتا ہے۔ ابھی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ فرما چکے ہیں کہ پھل اللہ کی طرف سے ہی عطا ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی فرمایا کہ "جو پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا"۔ پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں میں ان کا ارادہ شامل ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کے حضور اصلاح کے لئے پیش نہ کریں، جس حالت میں ہیں اسی میں رہیں اور اپنی خدمات دین کے لئے حاضر نہ کریں وہ پودے ہیں جو خدا تعالیٰ کے نزدیک پھل نہ لانے اور گلنے سڑنے کا گویا ارادہ کر چکے ہیں۔ ان کا فیصلہ یہی ہے کہ ہم نے خوشحال پودوں کی طرح نہیں بننا، ہم اپنے آپ کو اسی طرح رکھیں گے اور وہ مالک کے نہیں رہتے بلکہ غیر کے ہو جاتے ہیں، وہ کسان کے نہیں رہتے بلکہ اسی لائق ہوتے ہیں کہ انہیں کاٹ کر الگ پھینک دیا جائے۔

چنانچہ یہ مراد ہے کہ جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا ورنہ وہی بدیاں موجود ہوں اور وہ مالک کی پرواہ کریں تو مالک ضرور ان کی پرواہ کرتا ہے۔ وہ بدیاں موجود ہوں اور مالک کی پرواہ نہ کریں تو اللہ بھی ان کی پرواہ نہیں کرے گا۔ مالک ان کی پرواہ نہیں کرتا "کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑ ہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دے۔ تو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی"۔ "اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے"۔ اس کے لئے صدق کی وہی ابتدائی شرط ہے جو میں بیان کر چکا ہوں۔ آخری شرط نہیں کہ جب تک تم صدیق نہیں بنو گے اس وقت تک خدا تمہاری پرواہ نہیں کرے گا، اللہ کے نزدیک تمہارا مواد سچا ہو، تمہارے دل کی گہرائی میں سچائی موجود ہو اگر یہ ہوگا تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔

"پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر ان پر کوئی رحم نہیں کرتا اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی بازپرس ہوتی ہے"۔ اب ساری دنیا میں یہی ہو رہا ہے لیکن بدنصیبی سے اب بھیڑوں اور بکریوں کے ذبح ہونے کا مضمون بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ آج کا زمانہ ایسا ہے کہ انسان بھیڑوں بکریوں کی طرح ذبح ہو رہا ہے اور کسی کو کوئی پرواہ نہیں۔ تو یہ حالت جو مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے یہ اس وقت کی حالت ہے جب انسانوں میں کچھ نیکی موجود تھی، کچھ بھلائی تھی لیکن اب تو معاملہ حد سے آگے گزر چکا ہے۔ پانی سر سے اوپر نکل گیا ہے۔ یہ یاد رکھیں کہ اگر ہم ابتداء میں اپنی نیکیوں کی حفاظت کی طرف توجہ نہیں کریں گے اور بدیوں کی پرواہ نہیں کریں گے تو اس طرح یہ بدیوں کا سیلاب آگے بڑھتا ہوا ہماری حد سے آگے نکل جائے گا اس کو سمجھانا اسلئے ضروری ہے کہ دنیا کی اصلاح ہمارے سپرد فرمائی گئی ہے۔

اب جو ہم دنیا کی حالت دیکھ رہے ہیں وہ بہت زیادہ خطرناک ہے اس وقت سے جس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تحریر لکھی۔ اب بعض دفعہ یہ تو ہوتا ہے کہ ایک بھیڑ کے ذبح ہونے پر لوگوں کو فکر ہوتی ہے کہ اچھی بھیڑ تھی اس کو کیوں ذبح کر دیا گیا لیکن انسانوں کے ذبح ہونے پر کوئی فکر نہیں۔ ساری دنیا میں لاکھوں کروڑوں انسان ہیں جو ناحق مارے جا رہے ہیں اور انسان کو ان کی کوئی پرواہ نہیں ہے تو وہ خدا ان کی پرواہ کیسے کرے گا جو خدا کے بندوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ پس خدا کے ان سب بندوں کی جو ساری دنیا میں پھیلے پڑے ہیں پرواہ کرنے کا مضمون آپ کو سمجھ آنا چاہئے۔ اگر آپ آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور اپنے گردو پیش نظر نہیں ڈال رہے، آپ نہیں پہچان رہے کہ ان خدا کے بندوں پر کیا کیا ظلم ہو رہے ہیں تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو خوشخبریاں عطا فرمائی ہیں وہ آپ کو نصیب نہیں ہوں گی۔ اور لازم ہے کہ ہم ضرور سمجھیں اس مضمون کو، کیونکہ ہمارے سوا اور کوئی نہیں ہے جس نے اس دنیا کی تقدیر بدلنی ہے اگر ہم نہیں سمجھیں گے تو پھر کون سمجھے گا۔ پس آپ لوگ اس Urgency کا احساس کر کے جو میں نے کھول کر آپ کے سامنے بیان کر دی ہے خدا تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں اور یہ عرض کریں کہ اے خدا یہ معاملہ تو ہماری حد سے بہت آگے نکل چکا ہے۔ اول ہم کمزور اور اس لائق نہیں کہ دنیا کی اصلاح کر سکیں تیرے گزشتہ انبیاء اور پیارے بندوں میں تو نے ایسی خوبیاں رکھ دی تھیں کہ وہ دنیا کا احساس بھی رکھتے تھے اور کمزوریوں کو دور کرنے کی صلاحیتیں بھی رکھتے تھے۔ ہمارا حال تو یہ ہے کہ خود اپنی کمزوریاں دور کرنے کی صلاحیتیں نہیں ہیں۔ ہمیشہ کوشش کرتے ہیں، ہمیشہ سوچتے ہیں اور پھر روز اول، پھر وہیں کے وہیں پاتے ہیں۔ نہ دل بدلتا ہے نہ ماحول بدلتا ہے نہ اپنے خاندان والوں سے سلوک بدلتا ہے، نہ غیروں سے اپنا سلوک بدلتا ہے کس مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں اور اوپر سے وہ جن کی اصلاح ضروری تھی جن کی اصلاح ہم نے کرنی تھی وہ بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پس ہمارے مسائل بڑھ رہے ہیں، یہ احساس پیدا کرنا لازم ہے۔

فرمایا "سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بے کار اور لاپرواہ بناؤ گے" جیسے درندوں کو کوئی رحم نہیں ان کی بلا سے ارد گرد دوسرے جانوروں پر ظلم ہو رہے ہیں یا ان کی نسلیں مٹائی جا رہی ہیں ان کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ فرمایا اگر تم درندوں کی مانند بے کار اور لاپرواہ ہو جاؤ گے۔ تو اس لفظ درندوں کا استعمال مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے، یہ میں نے نہیں کہا۔ پس یہ بات جو میں نے آپ کے سامنے پیش کی ہے کہ یہ بہت ہی خطرناک غلطی ہے کہ ہمیں گردو پیش کا احساس نہ ہو مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں یہ درندوں کی صفت ہے "اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بے کار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ"۔ اور عزیزوں میں شامل ہونے کا جو رستہ پہلے بیان فرمایا جا چکا ہے وہ رستہ اختیار کرنا اور وہ سفر شروع کرنا ضروری ہے۔

"تاکہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے"۔ اب وبا کے ساتھ یا آفات کے ساتھ وباؤں کا بھی ذکر ہے۔ اب 'کسی وبا یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے'۔ یہ ایک ایسا مضمون

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

ہے جس کو جماعت کے مخلصین بندوں کے حالات پر غور کرنے سے سمجھ آجاتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے خدا کے ایسے بندے جو دن رات خدمت میں مصروف ہیں ان کو وہ آفات نہیں چھوتیں جو ان کے ساتھ رہنے والوں کو چھوتی ہیں۔ بہت سے، کثرت سے ایسے گواہ جماعت میں موجود ہیں کہ انہوں نے پرواہ نہیں کی کہ کیا گزرے گی، ان پر کیا گزرے گی، ان کے بچوں پر کیا گزرے گی، دینی ضروریات کو انہوں نے اہمیت دی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی سنبھالا، ان کے بچوں کو بھی سنبھالا۔ ایسے واقعات بھی آپ کی نظر میں ہوں گے کہ گویا وہ نہیں سنبھالے گئے اور ان پر آفات نے حملہ کر دیا مگر دلوں کا حال صرف اللہ جانتا ہے۔ کیوں آفات نے حملہ کیا اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ مگر یہ بات سچی ہے کہ وہ لوگ جو خدا کی خاطر اپنی دنیا کو ترک کر دیتے ہیں اور اُس کی دنیا کو اپنا لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی دنیا کی حفاظت فرماتا ہے اور جو قانون قدرت ہے کچھ نہ کچھ گزند دنیا کی آفات کا پہنچتا ہے وہ تو صحت مند پودوں کو بھی پہنچا ہی کرتا ہے۔ بعض دفعہ آندھیاں چلتی ہیں کئی قسم کے سیلاب آتے ہیں اور دنیا میں صحت مند پودے بھی اس سے متاثر ہو جاتے ہیں کسان ان کو نہیں بچا سکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ ان کو جس حد تک چاہے بچا سکتا ہے اور بچاتا ہے مگر کچھ نہ کچھ گزند چکھنے کے طور پر ان کو ضرور ملتا ہے۔ اور یہ مضمون ایسا ہے جس کا قرآن کریم نے بتفصیل ذکر فرمایا ہے۔ پس میں یہ نہیں کہتا کہ آپ اگر دین کی خدمت میں مصروف ہو جائیں گے تو آپ کو دنیا کی بیماریاں نہیں چھوئیں گی۔ اگر اس خیال سے آپ مصروف ہوں گے کہ دنیا کی بیماریاں نہ چھوئیں تو وہ ضرور چھوئیں گی۔ یہ نکتہ ہے جو آپ کے سمجھنے کے لائق ہے۔ اگر ان حالات پر غور کر کے آپ یہ سودا کر کے آگے بڑھیں کہ میں نے اپنے بدن کی، اپنے بچوں کے بدن کی حفاظت کرنی ہے اس لئے میرے لئے ایک ہی طریقہ ہے کہ میں دین کی خدمت میں مصروف ہو جاؤں تو یہ ارادہ آپ کے کام نہیں آئے گا۔ اگر دین کی خدمت میں مصروف ہوتے ہیں جبکہ جانتے ہیں کہ بیوی بچوں کا کوئی محافظ نہیں رہا اس وقت اللہ ان کی حفاظت فرمائے گا۔ پس یہ وہ سارے حالات ہیں جو پیچ در پیچ ہیں جن پر بندے کی نگاہ نہیں ہوتی اور دلوں کی کیفیات کو دوسرا انسان نہیں پڑھ سکتا مگر اللہ پڑھتا ہے۔ پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تفصیل سے ذکر فرماتے ہیں "چاہئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے"۔ دیکھیں کتنا عظیم کلام ہے۔ وبا کو جرأت نہ ہو سکے کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔

اس خدا کی حفاظت میں آنے کا ایک طبعی نتیجہ ہے جو تمہارے دل میں پیدا ہونا چاہئے اور تمہاری بود و باش میں دکھائی دینا چاہئے۔ "ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو"۔ اب یہ جو مسئلہ ہے یہ بھی بہت گھمبیر مسئلہ ہے۔ "ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو"۔ اکثر وہ لوگ جو آپس کے جھگڑوں میں مبتلا رہتے ہیں اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے یا کوشش نہیں کرتے وہ خدا کے عزیزوں میں داخل نہیں کئے جاتے۔ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔

پس بار بار میں آپ کو سمجھاتا ہوں اور سمجھاتا رہوں گا کہ ان باتوں کا اختیار کرنا انتہائی ضروری ہے اور اس کے بغیر ہم خدا کے امن کے سائے تلے نہیں آسکتے لیکن امن کے سائے تلے آنا مقصد نہیں ہے۔ وہ ہوتا ہے بظاہر کوئی امن کا سایہ دکھائی نہ دے۔ مرد وہ ہے جو اس وقت اپنے آپ کو آگے بڑھ کر جھونک دے اور ہر کہ باد اباد جو کچھ بھی اس پہ گزرے اس کی پرواہ نہ کرے کیونکہ دین کی محبت اور دین کی لگن اور دین کی خدمت کی خواہش اس کے دل میں ایسے زور سے اٹھے کہ اس سے وہ بے اختیار ہو جائے۔ یہ خواہش اگر آپ کے دل میں پیدا ہو چکی ہے تو آپ وہی ہیں جن کے متعلق مسیح موعود علیہ السلام یہ کلام فرما رہے ہیں۔ اگر ابھی تک یہ خواہش اس زور سے نہیں اٹھی جیسے ایک شعلہ ہو جو رفتہ رفتہ آگ لگا دے اس وقت تک یہ تمام باتیں ایسی ہیں جن کو آپ سن کے سمجھ تو سکتے ہیں مگر فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اس لئے وقت ہے کہ ہر شخص اپنے نفس پر اس طرح غور کرے، تفصیل سے اپنا جائزہ لے اس کے نفس کا کوئی پہلو اندھیرے میں چھپا نہ رہے۔

پھر فرماتے ہیں "یاد رکھو کہ ہر ایک جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو حکمت اور معرفت کی باتیں فرمائیں ساتھ یہ خوش خبری بھی دی کہ میرے غلاموں میں سے بہت ایسے ہوں گے جن کو حکمت اور معرفت کی باتیں ایسی سمجھائی جائیں گی کہ وہ بڑے بڑے دنیا کے عالموں کے منہ بند کر دیں گے۔ کئی لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ ہمارے لئے یہ دعا کریں۔ میں کیسے دعا کروں جبکہ وہ رستہ جو مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے اس کو وہ اختیار نہیں کر رہے۔ وہ رُخ رکھتے ہیں مشرق کا اور مجھ سے دعا چاہتے ہیں کہ میں ان کے لئے یہ دعا کروں کہ وہ مغرب کے ممالک میں پہنچا دیں ان کو، جس طرف کا رخ ہو گا اسی طرف جائیں گے۔ پس رُخ کا تعین ضروری ہے۔

فرمایا جو نفسانی جوشوں کے تابع ہے ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے۔ بڑی حکمت، ایسی حکمت جو بڑے بڑے عالموں اور حکیموں پر غالب آجائے وہ تو دور کا معاملہ ہے نفسانی جوشوں میں مبتلا رہتے ہوئے یہ خواہش کہ ہم بہت عظیم الشان انسان بن جائیں یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو یہ علم نہیں کہ عظیم الشان انسان بننے کی خواہش ہی ان کا اندرونہ ننگا کر رہی ہے۔

ڈاکٹر سلام نے اس خواہش کے ساتھ سفر نہیں شروع کیا تھا کہ میں عظیم الشان انسان بن جاؤں بلکہ جب عظیم الشان انسان بنے تو ہمیشہ انکساری کی طرف مائل رہے اور ہمیشہ یہ خیال رہا کہ میں اپنی ذات میں کچھ بھی نہیں ۔ ان کی کہانی یہ تھی کہ انہوں نے اپنے بزرگ، خدا رسیدہ والد کی دعائیں دیکھی تھیں اور انہی دعاؤں کے سہارے ہر قدم آگے بڑھایا ہے اور کہیں بھی اپنے نفس کی بڑائی کو اپنی عظمتوں یا ان عرفان کی باتوں کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا۔ یہ ایک چھوٹی سی مثال ہے لیکن وہ لوگ جو یہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سلام بنا دے ان کو کبھی خیال نہیں آیا کہ یہ خواہش ہی ان کی نفسانیت کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔

اس سے کیا غرض کہ کیا ہو جائیں، دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا ہمیں اپنا بنا دے اور جب ہم خدا کے بنیں گے تو پھر اِنّی لِمَا اَنزَلتَ اِلَیَّ مِن خَیرٍ فَقِیر کا مضمون شروع ہو جاتا ہے پھر اس پر چھوڑ دو۔ تمہاری کون کون سی صلاحیتوں کو مزید اجاگر کرنا ضروری ہے اور تمہاری صلاحیتوں کی حدود تک ان کا پہنچانا ضروری ہے یہ فیصلہ اللہ کرے گا۔ اور جن پودوں کی وہ حفاظت فرماتا ہے، یہ وجہ ہے کہ ان کی حفاظت فرماتا ہے کہ اس کے بغیر وہ پودے اپنی تمام تر صلاحیتوں تک نہیں پہنچ سکتے، یہ اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کو غیر سے بچاتا ہے اور ایسا پاکیزہ ماحول پیدا فرماتا ہے کہ وہ پودے اپنی نشو و نما کی انتہاء تک پہنچ سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے یہ ہو ہی نہیں سکتا، ممکن ہی نہیں ہے "بلکہ ہر ایک قول اس کا فساد کے کیڑوں کا انڈا ہوتا ہے"۔ جس کا نفس اس پر غالب ہو اس کے انڈوں سے کیڑے نکلتے ہیں اور وہ فساد کے کیڑے ہوتے ہیں۔ پس جو اپنے نفس کے جوشوں سے مغلوب ہو جائے اس کے گھر میں دیکھیں فساد ہی ہو گا، اس کے ماحول میں فساد ہو گا، اس کے تعلقات میں فساد ہو گا۔ پس انڈوں سے ایک چوزہ نہیں نکلتا فرمایا کیڑوں سے بھرے ہوئے انڈے ہوتے ہیں۔ جب وہ پھوٹتے ہیں تو کیڑے ہر طرف پھیل جاتے ہیں۔ "پس اگر تم روح القدس کی تعلیم سے بولنا چاہتے ہو" عرفان وہی ہے جو روح القدس سے حاصل ہو "پس اگر تم روح القدس کی تعلیم سے بولنا چاہتے ہو تو تمام نفسانی جوش اور نفسانی غضب اپنے اندر سے باہر نکال دو"۔

اب یہ وہ منازل ہیں جو مسیح موعود علیہ السلام کھول کھول کر بار بار ہمارے سامنے بیان کر رہے ہیں لیکن پہلی منزل ہی طے نہیں ہوتی۔ ان لوگوں سے طے نہیں ہوتی جن کو پرواہ ہی نہیں کہ ہم ہیں کیا۔ اپنا عرفان جس کو حاصل نہیں ہو گا وہ عالمانہ اور گہری باتوں کا عرفان کیسے حاصل کرے گا اور جتنے دنیا میں جھگڑے ہیں یہ اسی غفلت کی حالت کی وجہ سے ہیں کہ انسان اپنے عرفان سے عاری ہے اور بظاہر عرفان کی باتیں چاہتا ہے اور بڑی بڑی ڈینگیں مار کے عرفان کی باتیں وہ ظاہر کرتا بھی ہے لیکن سب کھوکھلی۔ ان سے جو انڈے نکلتے ہیں ان میں کیڑے پیدا ہوتے ہیں جو آگے فساد پھیلا دیتے ہیں۔

"پس اگر تم روح القدس کی تعلیم سے بولنا چاہتے ہو تو تمام نفسانی جوش اور نفسانی غضب اپنے اندر سے باہر نکال دو تب پاک معرفت کے بھید تمہارے ہونٹوں پر جاری ہوں گے"۔ یہ بات اگرچہ حضرت مسیح

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر

پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

موعود علیہ السلام نے اپنے حوالے سے نہیں لکھی مگر جس طرح کے روحانی عرفان کے بھید آپ کے لبوں سے جاری ہو رہے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ گندے انڈے پیدا ہی نہیں ہوئے۔ ہمارے لئے تو حکم ہے کہ نکال باہر کرو مگر کچھ ایسے دل ہوتے ہیں جن میں اللہ کے فضل کے ساتھ وہ گندے انڈے پیدا ہی نہیں ہوتے جو کیڑوں سے بھر جایا کرتے ہیں۔ ان کی زبان سے جو کلام نازل ہوتا ہے اس کو شیطان نے چھؤا تک نہیں ہوتا۔ ان کی جو امنگیں ہوتی ہیں ان کو شیطان نے نہیں چھؤا ہوتا۔

پس اس اعلیٰ مرتبے اور مقام کو سمجھو اور اس کی طرف سفر شروع کرو اور دن بدن تمہاری زندگی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب تر ہوتی چلی جانی چاہئے۔ اور جب آپ اپنی منزل سے، اپنے مقام سے ہمیں دیکھتے ہیں یا دنیا کو دیکھتے ہیں تو جو باتیں بیان فرماتے ہیں وہ ہمیں بہت مشکل دکھائی دیتی ہیں۔ کئی دفعہ لوگوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ ہم سے تو "ہماری تعلیم" کا ایک صفحہ نہیں پڑھا جاتا۔ تھوڑا سا پڑھتے ہیں تو لگتا ہے کہ ہم مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہی میں سے نہیں ہیں۔ ان کو میں ہمیشہ سمجھاتا ہوں کہ آپ کا وہ مقام نہیں ہے جو مسیح موعودؑ کا مقام ہے اور اپنے مقام میں رہتے ہوئے ان باتوں کی طرف سفر شروع کریں اور جب آپ سفر شروع کریں گے تو جماعت میں داخل ہو جائیں گے۔ جیسے گندہ انسان بھی جب ارادہ کر لیتا ہے کہ میں نے خدا کی طرف جانا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے پیاروں اور عزیزوں میں داخل کر لیتا ہے۔ پس اس فقرے سے نہ ڈریں کہ 'وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے'۔ بلکہ اس فقرے سے ان معنوں میں ڈریں کہ اس جماعت میں داخل ہونے کی تمنا پیدا کریں اور جب تمنا پیدا کریں گے تو آپ کا سفر شروع ہو جائے گا، جب تمنا پیدا کریں گے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں اور آپ کے عزیزوں میں داخل ہو جائیں گے۔

فرمایا "تمام نفسانی جوش اور نفسانی غضب اپنے اندر سے باہر نکال دو تب پاک معرفت کے بھید تمہارے ہونٹوں پر جاری ہوں گے اور آسمان پر تم دنیا کے لئے ایک مفید چیز سمجھے جاؤ گے اور تمہاری عمریں بڑھائی جائیں گی"۔ اب یہ جو ذکر ہے کہ آفات نہیں چھوتیں یا بیماریاں نہیں چھوتیں، یہ امر واقعہ ہے کہ وہ نیک بندے جو خدا کی خدمت میں مصروف ہوں اُن کی اور اُن کے اہل و عیال کی عمریں بڑھائی جاتی ہیں تاکہ خدا کے دین کو ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔

"تمسخر سے بات نہ کرو اور ٹھٹھے سے کام نہ لو اور چاہئے کہ سفلہ پن اور اوباش پن کا تمہارے کلام میں کچھ رنگ نہ ہو"۔ اب کل رات ہی میں اپنی بچیوں کو سمجھا رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو فرماتے ہیں تمسخر سے بات نہ کرو اور ٹھٹھے سے کام نہ لو تو یہ وہ مزاح نہیں ہے جس کو لطیف مزاح کہتے ہیں۔ ٹھٹھہ اور تمسخر ایک ذلیل چیز ہے جو دلوں کو دُکھانے والی اور گندگیوں کو اچھالنے والی ہے اس سے ورے ورے جو مزاح کا لطیف ذوق ہے میں نے بعض عبارتوں سے ان کو دکھایا، ثابت کیا کہ اتنا لطیف ذوق جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مزاح کا تھا اس کے پاسنگ کو بھی بعض بظاہر مذاقیہ لوگ پہنچ نہیں سکتے۔ ان کے مذاق میں گندگی اور سفلہ پن ہوتا ہے اور طبیعت متعفن ہو جاتی ہے ان کے مذاق سے۔ لیکن مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مزاح اور آپؑ کا ذوق اتنا لطیف ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔

اور اس مزاح کو آپؑ نے مدمقابل دشمن پر بھی استعمال فرمایا اور اس کا نیچا دکھانا مقصد نہیں تھا، اسلام کا اونچا دکھانا مقصد تھا۔ پس بعض دفعہ مزاح میں کسی کو نیچا بھی دکھایا جاتا ہے مگر ہرگز مراد یہ نہیں ہوتی کہ اس کو نیچا دکھایا جائے، مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ اسلام کی برتری مانتا نہیں تو تب اس کو دکھایا جائے کہ اسلام ہی برتر ہے اور تم اس لائق نہیں ہو کہ اسلام کو نیچا دکھا سکو۔ پس مُرلی دھر کے ساتھ مناظرے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی حربہ استعمال کیا اور ایک کہاوت کے طور پر آخری بات یہ فرمائی کہ آپ سے مناظرے سے پہلے آپ کے متعلق بہت خیال تھا کہ آپ حکمت کی باتیں گویا سمجھیں گے اور جو کچھ میں عرض کر رہا ہوں اسلام کی خوبیاں آپ کے دماغ میں گھس جائیں گی لیکن نہیں ہو سکا۔ اتنا وقت ضائع ہوا لیکن آپ کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ فرمایا آپ کی مثال تو اس انسان کی سی ہے جس کو اپنے گاؤں میں بہت شہرت حاصل تھی کہ بڑا حکیم اور قابل انسان ہے، دور دور سے لوگ اس کی زیارت کو آتے تھے اور اس کی خدمت میں تحفے پیش کرتے تھے اور وہ خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس نے یہ جانا یعنی اس کے دل نے یہ فیصلہ کیا کہ میں خاموش ہی رہوں تو بہتر ہے کیونکہ جب میں نے لب کھولے کوئی بے وقوفی کی بات نکل جائے گی تو وہ خاموشی کے عالم میں بہت بڑا بزرگ بن گیا۔ دُور دُور سے لوگ اس کی زیارت کو آنے لگے اور تحائف سے اس کے گھر بھر گئے۔ آخر ایک دن اس سے صبر نہ ہوا۔ اس نے کہا اے میرے پیارو عزیزو! جو دور دور سے آتے ہو، مجھے اتنی عزت دے رہے ہو، میرا بھی تو فرض ہے کہ میں کچھ بولوں اور کچھ نصیحت کروں۔ سب ہمہ تن گوش ہو گئے اور جب اس نے نصیحت کے لئے لب کھولے تو پیشتر اس کے کہ وہ نصیحتیں ختم ہوتیں سارے اس کو چھوڑ کر بھاگ گئے ایک بھی نہیں رہا جو اس کے اردگرد اس کی غلامی کا دم بھرتا اور وہ پہلے کی طرح اکیلا رہ گیا بلکہ پہلے سے ذلیل حالت میں رہ گیا۔ تو فرمایا کہ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم لب کھولو گے تو اسلام کے خلاف ایسی باتیں کرو گے تو میں تم سے کبھی مناظرہ نہ کرتا۔

اب اصل روح اسلام ہے۔ اس شخص کو ذلیل کرنا مقصود نہیں مگر چونکہ وہ مسلسل اسلام کے خلاف بکواس کئے چلا جا رہا تھا اس لئے دنیا کو دکھانے کے لئے کہ اس کی بکواس میں ذرہ بھی اہمیت نہیں ایک دیوانہ ہے اس لائق ہی نہیں ہے کہ اس کی باتوں کو غور سے سنا جائے آپ نے انتہائی لطیف مزاح کے ذریعے اسلام کی فتح ثابت فرما دی۔ اب کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٹھٹھے تمسخر میں مبتلا ہوئے نہایت بے وقوف ہو گا جو یہ سمجھے۔ تمام ایسے مواقع جہاں مسیح موعود علیہ السلام نے مزاح سے کام لیا ہے ان کا جائزہ لیں تو آپ کی عقل اور آپ کا دل روشن ہو جائیں گے۔ مزاح ایک بہت ہی اعلیٰ صفت ہے اور جس لطافت سے مسیح موعود علیہ السلام نے اس مزاح کو استعمال فرمایا ہے دنیا کے بڑے بڑے لطیفہ گو بھی آپ کے پاسنگ کو بھی نہیں پہنچتے۔ پس ٹھٹھے اور تمسخر سے بات نہ کرو کا یہ مطلب ہے۔

(اب چونکہ وقت ختم ہو گیا ہے اس لئے اب یہ نوٹس سنبھال لیں یہاں سے آگے پھر آئندہ بیان کریں گے۔)

موٹاپا - ایک وبا

(نصرت رحمان - سویڈن)

ڈاکٹر یارل توریسن کا کہنا ہے کہ "خوراک جو ایک وقت میں زندگی کی ضمانت تھی آج ایک شکاری کا پنجہ بن چکی ہے"، ڈاکٹر یارل سویڈن میں ایک دس سالہ ہنگامی کمیٹی کے ممبر ہیں جو موٹاپے کے ۲ ہزار مریضوں کا علاج کرے گی۔ ان مریضوں میں سے نصف کا علاج معدے کا آپریشن کر کے کیا جائے گا اور بقیہ نصف اپنی عادتوں میں تبدیلی پیدا کر کے وزن کم کریں گے۔ ڈاکٹر یارل کا خیال ہے کہ "موٹاپے کی وبا کی اہم وجہ ہماری جسمانی حرکات میں کمی، سکولوں میں بچوں کی ورزش کے گھنٹوں میں کمی، گاڑی کا زیادہ استعمال اور گھنٹوں TV کے آگے بیٹھے رہنا ہے۔ باوجودیکہ ایک آدمی موروثی طور پر بھی موٹا ہوتا ہے (ماہرین کہتے ہیں کہ ۳۰ سے ۴۰ فیصد افراد موروثی موٹے ہوتے ہیں) پھر بھی اس کا موٹاپا اس کے کھانے اور خوراک پر منحصر ہوتا ہے۔

بازار میں تیار شدہ کھانے میں چکنائی اکثر زیادہ ہوتی ہے اور ہمارے "ذہنی دباؤ والے معاشرے" میں کھانا پکانے کی روایت غائب ہوتی جا رہی ہے لہٰذا ہم دکانوں میں تیار شدہ یا نیم تیار شدہ کھانے تلاش کرتے ہیں جس کا زیادہ تر حصہ غیر مفید ہوتا ہے۔ موٹاپا اب امارت کی نشانی نہیں رہی بلکہ دنیا کے اس مغربی حصہ میں تو مزدور طبقہ زیادہ تر موٹاپے کا شکار ہے وہ TV زیادہ دیکھتے ہیں، غیر موزوں خوراک کھاتے اور کم حرکت کرتے ہیں۔

موٹاپے کی وجہ سے شوگر، دل کی بیماری، ہائی بلڈ پریشر اور ایک مختصر زندگی کا مسلسل خطرہ سر پر لٹک رہا ہے، موٹی عورتوں میں بیماری کی چھٹی اور قبل از وقت پنشن کا رجحان نارمل وزن والی عورتوں کی نسبت تقریباً دوگنا زیادہ پایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر یارل ڈائٹنگ کے بارے میں کچھ زیادہ پُرامید نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اکثر موٹے بڑی عمدگی سے وزن کم کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں مگر کئی وجوہ سے جلد ہی چند سالوں میں وہ واپس اسی وزن پر آجاتے ہیں جس سے شروع ہوئے تھے۔

بقیہ خلاصہ خطبہ

رہے ہیں۔ اگر وہ اللہ کی خاطر خود حساب کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے نرمی فرمائے گا۔ اور اگر وہ حساب نہیں کر رہے یا کر رہے ہیں اور صحیح نہیں کر رہے تو پھر اللہ محاسبہ فرمائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس کے بعد اس آیت قرآنی کے مضمون سے تعلق رکھنے والے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات پیش فرمائے اور ساتھ ساتھ ان کی ضروری وضاحت کرتے ہوئے ان کا مضمون احباب کے ذہن نشین کروایا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر تیرا دل شرّ سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شرّ سے خالی ہو گی۔ اسی طرح فرمایا کہ نور یا اندھیرا پہلے دل ہی میں پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر آغاز نور کا آغاز ہے تو وہ بھی پھیلے گا اور اگر آغاز اندھیرے کا آغاز ہے تو وہ بھی پھیلے گا۔ پس اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے لئے پان والے کی مثال دی ہے جو نہایت خوبصورتی سے اس مضمون کو بیان کرتی ہے کہ جس طرح پان والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم اپنے دلوں کے مخفی خیالات، مخفی عادات اور مخفی جذبات و ملکات پر نظر رکھو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اسے کاٹ کر باہر پھینکو۔

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف نصائح پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ دین العجائز اختیار کرو۔ مسکینی سے قرآن کریم کا جو اپنی گردنوں پر اٹھاؤ اور مسکینی میں بھی کوئی شرارت نہ ہو کیونکہ شریر ہلاک ہو گا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو۔

حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصائح میں یہ بھی فرمایا کہ ہمیشہ اپنے لئے دعا کرتے رہو کیونکہ سب فیصلے پہلے آسمان پر ہوتے ہیں اور رضا بھی آسمان سے اترتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو توقعات وابستہ فرمائی ہیں وہ بہت بلند معیار کی ہیں اور یہ ضروری نہیں کہ ہم میں سے ہر ایک اس معیار کو پہنچ جائے مگر اللہ تعالیٰ کا سلوک اتنا عظیم ہے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر سارے گھر میں ایک بھی ایسا ہو گا تو خدا اس کے گھر کی حفاظت کا سامان کرے گا۔

بقیہ: مختصرات از صفحہ اول

رکھتا ہوں اور خدا کے فضل سے مدد آرہی ہے۔ احمدیوں کو میری نصیحت ایمانداری اور صداقت پر مضبوطی سے قائم رہنے کی ہے۔ انسان نیکی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ برائی اختیار کر لیتا ہے کیونکہ شاید اسے اس میں عارضی فائدہ نظر آتا ہے۔ لیکن بفضل خدا احمدیوں نے اپنے Ego (نفس) کو سچائی کا مطیع کیا ہوا ہے اس لئے صداقت اور انصاف کا ماڈل بنیں کیونکہ ان اوصاف کے بغیر انقلاب نہیں لایا جاسکتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ افریقن ممالک میں ہم زیادہ کامیاب اس لئے ہیں کہ وہ معصوم لوگ ہیں، مخلص ہیں، سچائی نظر آئے تو قبول کر لیتے ہیں اور مخالفت زیادہ نہیں کرتے۔

☆......بنک سے سود لینا منع ہے اس کا متبادل اسلام میں کیا ہے؟ حضور انور نے اسلام کے تصور کی فلاسفی پر مفصل بحث فرمائی۔

☆......طاقت کا استعمال کہاں تک جائز ہے؟ حضور انور نے فرمایا طاقت کا استعمال کہیں بھی مفید نتائج پیدا نہیں کرتا۔ بچوں اور والدین کی مثال سے اس کی وضاحت فرمائی۔

☆......حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم کہ اگر ایک گال پر کوئی تھپڑ مارے تو دوسرا بھی پیش کر دو، کا جواز پوچھا گیا؟

☆......کیا کوئی ایسی طاقت ہے جو انسان کو خدا تک پہنچنے سے روکتی ہے جسے شیطان کہتے ہیں؟ حضور انور نے اپنی نئی شائع ہونے والی کتاب کا مطالعہ کرنے کا مشورہ دیا جس میں ان تمام مسائل کے مؤثر حل بیان کئے گئے ہیں۔

☆......کیا اگلے Millenium میں بہت سی تبدیلیاں ہونگی؟ حضور انور نے فرمایا مختصر جواب یہ ہے کہ حالات زیادہ بھیانک ہو جائیں گے۔

☆......سال کے آخر پر سوسائٹی میں پارٹیاں وغیرہ ہوتی ہیں جن میں شراب چلتی ہے تو کیا کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو اپنے گھر بلا کر Soft-Drinks وغیرہ Serve کریں۔

☆......اسلام کے مختلف فرقوں میں اختلاف کیوں ہے؟ فرمایا کیونکہ خدا تعالیٰ کے متعلق ان کے تصورات جدا جدا ہیں۔ احمدی ۱۶۰ ممالک میں ہیں اور سب متحد ہیں۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے احمدیوں کے متعلق ائرپورٹ پر افسروں کے مشاہدات یہ ہیں کہ وہ احمدیوں کو ان کی شخصیت سے عیاں شرافت سے پہچان جاتے ہیں۔

سوموار، ۶/اپریل ۱۹۹۸ء:

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۷ انشر مکرر کے طور پر براڈکاسٹ کی گئی۔

منگل، ۷/اپریل ۱۹۹۸ء:

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۴۰، سورۃ الزمر کی آیت نمبر ۳۶ سے شروع ہوئی۔ اس کی وضاحت میں فرمایا اگر خدا تعالیٰ بدترین اعمال کو اپنے فضل سے دور فرما دے گا تو جو بدترین سے کم ہیں ان کو بھی تو دور کر دے گا۔ سب سے اچھے عمل کی جزاء دینے کا مطلب یہ ہے کہ نسبتاً کم درجہ کے اعمال کا درجہ بھی بڑھا دیا جائے گا اور اعلیٰ ترین اعمال کے مطابق جزاء دی جائے گی۔

آیت نمبر ۳۷ میں الیسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبدَہٗ کے سلسلے میں حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے مخلص غلاموں کے لئے یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ یعنی کیا خدا اپنے عبد کی تمام برائیوں کو مٹانے پر قادر نہیں؟ لیکن عبد بننا ضروری ہے۔ آیت نمبر ۴۲ میں آنحضرت ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے آپ کی طرف ایسی کتاب اتاری ہے جو تمام انسانوں کے فائدے کے لئے ہے۔ اس کتاب کے دائرہ سے کوئی چیز باہر نہیں اور تمام ضروریات کو پوری کرنے والی ہے۔ آیت نمبر ۴۳ حیرت انگیز طور پر انسان کی نیند اور موت کی کیفیت کو سمجھاتی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ نیند کی حالت میں تمام جانداروں کی ارواح کو قبض کر لیتا ہے اور جنہیں مارنا مقصود نہیں ان کی روحیں خاص وقت پورا ہونے پر واپس کر دی جاتی ہیں اور وہ جن کے لئے موت مقصود ہے ان کی روحیں واپس نہیں کی جاتیں، اس حالت میں سوچنے والوں کے لئے نشانات ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مولوی کہتے ہیں کہ اللہ نے عیسیٰ کے بدن کو بھی لے لیا اور روح کو بھی لے لیا یہ آیت مولویوں کو جھٹلا رہی ہے کیونکہ مکمل توفی کے وقت اللہ تعالیٰ روح اٹھاتا ہے مگر جسم چھوڑ دیتا ہے۔ اس آیت میں موت اور زندگی کا فلسفہ بیان کر دیا گیا ہے۔ اُس زمانے میں یہ راز کون سمجھ سکتا تھا۔ یعنی نیند اور موت کے متعلق جو باتیں بتائی ہیں وہ حیرت انگیز ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی سونے اور سو کر اٹھنے کی دعا یہ بتاتی ہے کہ آپؐ کو نیند کی ماہیت اور اس مضمون کی کیفیت سے پوری طرح آگاہی بخشی گئی تھی۔

آیت نمبر ۴۶ کے سلسلے میں حضور انور نے فرمایا کہ مشرک کبھی دعویٰ نہیں کرتے کہ وہ بتوں کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ آیت نمبر ۴۷ کی تشریح میں فرمایا کہ صحیح فیصلے کے لئے عالم الشھادۃ والغیب ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح یوم الحساب میں تمام غائب کو شھادۃ بنا دیا جائے گا جیسے کہ فرمایا مَا لِھٰذَا الکِتَابِ لَا یُغَادِرُ صَغِیرَۃً وَّلَا کَبِیرَۃً۔ یعنی اس اعمال نامے کی کتاب کو کیا ہو گیا ہے کہ اس میں سب کچھ درج ہے۔ نہ اس نے کوئی چھوٹی اور نہ کوئی بڑی بات چھوڑی ہے۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ اس آیت نے Matter اور Anti-Matter کا بھی حل پیش کر دیا ہے۔ یہ بہت لطیف مضمون ہے جسے لفظ فاطر نے کھولا ہے۔ آیت نمبر ۴۸ میں ظالموں کی حسرتناک حالت کا بیان ہے کہ اس دنیا میں راہ خدا میں کوئی قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے لیکن اُس دنیا میں سزا کو دیکھ کر چاہیں گے کہ اگر ان کے پاس تمام کائنات کے برابر دولت اور اتنی ہی اور بھی ہوتی تو وہ فدیہ میں دے کر عذاب سے پیچھا چھڑا لیتے۔ حضور نے فرمایا کہ قیامت کے دن تو یہ نتیجہ ظاہر ہوگا۔ اگر اس حسرت سے بچنا ہے تو اس دنیا میں دو۔ آیت نمبر ۵۰ کے ضمن میں حضور انور نے فرمایا کہ مصیبت کے وقت خدا سے فریاد اور مصیبت دور ہونے پر اسے اپنی چالاکیوں اور ہوشیاریوں کا نتیجہ بتانے کا رجحان بعض مومنوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ مومنوں کو اس بات پر نظر رکھنی چاہئے۔ آیت نمبر ۵۲ کی تشریح یہ ہے کہ نبی کا محض انکار خطرناک سزا پر منتج نہیں ہوتا۔ نبی ان کو متنبہ کرتا ہے۔ سزا باغیوں کو ملتی ہے۔ بعض دفعہ انکار لاعلمی اور صلاحیتوں کی کمی کی وجہ سے ہو جاتا ہے۔ اور اس آیت میں مومنوں کو خوشخبری دی گئی ہے کہ تمہارے مخالف جتنا چاہیں زور لگالیں اور ظلم کر لیں لیکن وہ تمہیں عاجز نہیں کر سکیں گے۔ ان کی طرف سے یہ تمہاری مخالفت رزق کی خاطر ہے جس کی کشائش اور تنگی کی چابی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

بدھ، ۸/اپریل ۱۹۹۸ء:

آج عید الاضحیہ کا دن تھا اور اس وقت حضور انور کا خطبہ عید نشر مکرر کے طور پر ٹرانسمٹ کیا گیا۔

جمعرات، ۹/اپریل ۱۹۹۸ء:

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۱۸ دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۱۰/اپریل ۱۹۹۸ء:

آج فرنچ بولنے والے مہمانوں کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا دن تھا۔ سوال و جواب اختصار کے ساتھ ہدیہ قارئین ہیں:

☆......حضور انور ازراہ کرم تاج محل کی کہانی بیان فرمائیں۔ حضور انور نے تاج محل کی صناعی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اگر تاج محل کو غور سے دیکھیں تو انسان حیران رہ جاتا ہے کہ یہ کن ہاتھوں نے بنایا۔ عام انسان تو اس کی ظاہری خوبصورتی کو دیکھتا ہے لیکن سائنسدان اس کی حسابی درستگی اور زاویوں کی نسبت سے حیران ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے اسے دیکھے ہوئے بہت دیر ہو گئی ہے اور میرے پاس ویڈیو ٹیپ بھی ہے۔ کبھی تلاش کر کے کچھ حصے MTA پر دکھا دئے جائیں گے۔

☆......جنت کو باغ کیوں کہا جاتا ہے؟ حضور نے سائل سے فرمایا آپ کا کیا خیال ہے اسے صحرا کہنا چاہئے؟ باغ کی خوبصورتی کے مناظر بیان کر کے انسانوں کو سمجھانا مقصود ہے تاکہ متاثر ہو کر زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ بجا لائیں۔ ☆......اسلامی نماز میں جو Postures ہیں۔ باقی مذاہب کی عبادات کے طریقوں کے مقابلے میں ان کی کیا فلاسفی ہے؟ فرمایا نماز میں تمام مذاہب کی حرکات اور Postures کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔

☆......امریکہ کے صدر کلنٹن صاحب کا دورہ افریقہ کا آخری سٹاپ ڈاکار (Dakar) ہے۔ کیا احمدیہ جماعت کو اس سے کوئی فائدہ ہوگا؟۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض احمدیوں نے مجھ سے پوچھا ہے کہ کیا ہم احمدیوں کو صدر سے ملنا چاہئے - میں نے منع کر دیا ہے۔ یہ مادی خیالات ہیں۔ حضور نے مزید فرمایا کہ ڈاکار میں غیر احمدیوں نے مسلم سنٹر بنایا ہے۔ صدر کلنٹن صاحب کی دلچسپی کا راز یہی ہے کہ سعودیوں کے ساتھ مل کر ڈاکار کا انتخاب کیا جہاں سے وہ احمدیت کو ٹارگٹ کریں گے۔ اور دنیا میں ہر دلعزیزی حاصل کریں گے۔ یہ بہت پیچیدہ مسئلہ ہے۔ امریکی ایجنٹ اور ان کے اتحادی سب ایسے ہیں جو احمدیوں کے خلاف ہیں۔ اس لئے میں نے احمدیوں کو ان سے ملنے سے منع کیا۔ مومن خدا کے نور سے دیکھتا ہے اور کسی دنیاوی شخصیت کے ملنے میں انہیں کوئی فخر نہیں محسوس کرنا چاہئے۔ ڈاکار میں پاکستانی سفیر ہی سارا کچھ کروا رہا ہے اور گیمبیا میں بھی اسی شخص نے گیمبیا کے صدر سے تمام حرکات کروائی تھیں۔ اور ہمیں سب کچھ معلوم ہے۔ سعودیہ، کویت اور پاکستان سب اپنے مقاصد اس سفیر کے ذریعہ حاصل کر رہے ہیں۔ اگرچہ اس سفارت خانہ کا باقی سٹاف اور سینیگال کی پبلک احمدیت سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ جو بھی اطلاعات ہمیں ملتی ہیں وہ الٰہی Network سے ملتی ہیں۔ ہمارا انحصار محض خدا تعالیٰ پر ہے اور ماضی میں خدا نے ان کی سازشوں کو ناکام بنا دیا تھا انشاء اللہ اب بھی ایسا ہی کرے گا۔ حضور انور نے فرمایا کیا آپ کو یاد ہے کہ میں نے ایک خواب میں دیکھا تھا کہ میں ڈاکار کا نام بار بار لے رہا ہوں۔ اس وقت بھی ہماری تجاویز کامیاب ہوئیں لیکن اس وقت جو سامنے آیا ہے اس سے ہمیں تنبیہ ہوئی ہے۔ اُس وقت ان حالات کی بالکل توقع نہ تھی۔

☆......لوگ کہتے ہیں اگر خواب میں تاج محل دیکھیں تو جنت میں جاتے ہیں؟۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر کہنے والوں سے میں سنوں تو پھر بتا سکوں گا۔

☆......۳۰/مارچ ۱۹۹۸ء کے اخبار Daily Mail میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے کفن پر DNA پر تحقیق ہونی چاہئے۔ لیکن پوپ نے ایسا کرنے سے منع کر دیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس عرصہ کے دوران کئی لوگوں نے اسے چھوا ہے اس لئے یہ بڑا مبہم سوال ہے۔

ذیل کے سوالات بھی کئے گئے: ☆......بہت سے اسلامی ممالک میں عیسائی اور یہودی اپنے اپنے مذہب پر ایمان تو رکھتے ہیں تو کیا وہ وہاں عمل بھی کر سکتے ہیں؟۔ ☆......ایک حدیث میں ہے کہ اگر چالیس لوگ جنازہ میں شامل ہوں تو مرحوم جنت میں جائے گا؟۔ ☆......وہ یہودی جو عیسیٰ کو مان چکے ہیں ان کے متعلق حضور انور کا کیا خیال ہے؟ ☆......مغربی علاقوں میں بچوں کی تربیت پر والدین کا بہت اثر ہے تو والدین اور اولاد میں توازن کس طرح رکھا جا سکتا ہے؟ ☆......حضور! آپ نے ایک محفل میں بتایا تھا کہ دوسری Planets کے لوگوں کی اپنی شریعت ہوگی تو جب وہ ملیں گے تو کیا ہوگا؟۔ فرمایا اس دنیا میں بھی مختلف لوگ مختلف شریعتوں پر عامل ہیں۔ یہی حال ہوگا کیونکہ شریعت تو ایک ہی خدا کی طرف سے ہے۔ خدا کے پیغامات میں Contradiction نہیں ہو سکتی۔ وہ بھائیوں بھائیوں کی طرح ملیں گے۔

(امتہ المجید چوہدری)

دعوتِ تحقیق

متّیا بدھا - حضرت عیسیٰؑ بدھ مت کے پیروکاروں میں
ـــــ تبت خورد (بلتستان) میں ـــــ
حضرت عیسیٰؑ کے نقوش قدم کی تلاش

دو تحقیقی سفروں کا حاصل

مظفر احمد چوہدری

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی مبارک تصنیف "مسیح ہندوستان میں" فرماتے ہیں:

"مجھے افسوس آتا ہے کہ جس حالت میں بدھ مذہب کی پرانی کتابوں میں حضرت مسیح کا نام اور ذکر موجود ہے تو کیوں یہ محقق ایسی ٹیڑھی راہ اختیار کرتے ہیں کہ فلسطین میں بدھ کا نشان ڈھونڈتے ہیں اور کیوں وہ حضرت مسیح کے قدمِ مبارک کو نیپال اور تبت اور کشمیر کے پہاڑوں میں تلاش نہیں کرتے-"

(مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۸۶)

پھر فرماتے ہیں:

"کتاب پٹاکیتان اور اتھا کتھا میں ایک اور بدھ کے نزول کی پیشگوئی بڑے واضح طور پر درج ہے جس کا ظہور گوتم یا ساکھی منی سے ایک ہزار سال بعد لکھا گیا ہے- گوتما بیان کرتا ہے کہ میں پچیسواں بدھ ہوں اور بگواتیا نے ابھی آنا ہے- یعنی میرے بعد وہ اس ملک میں آئے گا جس کا نام متیا ہوگا...... یہ عقیدہ ضروری طور پر ایک بدھ مذہب والے کا ہونا چاہئے کہ بدھ سے پانچ سو برس بعد بگواتیا ان کے ملک میں ظاہر ہوا تھا-"

(مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۸۳)

نیز فرمایا:

"بدھ مذہب کی کتابوں سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ گوتم بدھ نے ایک اور آنے والے بدھ کی نسبت پیشگوئی کی تھی جس کا نام متیا بیان کیا تھا..... جو لفظ عبرانی میں مشیحا ہے وہی پالی زبان میں متیا کر کے بولا گیا ہے-"

(مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ)

مزید فرمایا: "مگر بدھ مذہب سے مراد ان مقامات کا مذہب ہے جو تبت کی حدود یعنی لیہ اور لاسہ اور گلگت اور ہمس وغیرہ میں پایا جاتا ہے- جن کی نسبت یہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت مسیح ان مقامات میں گئے تھے-"

(مسیح ہندوستان میں، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۷۲)

گویا حضرت اقدسؑ نے بدھ مذہب کی اس شاخ میں مسیح علیہ السلام کے بارے میں بدھ کی آمد ثانی کے عقیدے کا ہونا بیان فرمایا ہے جو کہ "تبت کی حدود" یعنی لیہ، لاسہ اور گلگت اور ہمس کا مذہب ہے- ان میں سے پاکستان میں صرف گلگت اور تبت خورد کی ایک تحصیل اسکردو شامل ہے جبکہ لیہ اور ہمس لداخ کی تحصیل میں اور لاسہ چین کے زیر انتظام تبت میں ہے- چنانچہ ۱۹۹۵ء اور پھر ۱۹۹۷ء میں خاکسار گلگت اور بلتستان (تبت خورد کا پاکستانی علاقہ) میں گیا اور وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور بدھ مت کے حوالے سے کچھ کام کرنے کی توفیق ملی-

(۱) متّیا کے نقوش

گلگت اور بلتستان کے آثار قدیمہ میں بدھ مت کی تحریرات اور آثار کا مطالعہ صاف بتاتا ہے کہ وہ بدھ لوگ جو ان علاقوں میں آباد تھے شدت سے متیا کے منتظر تھے اور اس کا ثبوت وہ نقوش ہیں جو انہوں نے متیا کی شان میں اپنے پہاڑوں پر کندہ کئے ہیں- چنانچہ گلگت میں حضرت بدھ کا واحد چٹانی نقش متیا بدھا کا ہی ہے- جب یہ بنایا گیا تھا تو کارگاہ نالے کی سطح سے تھوڑا ہی بلند تھا لیکن نالے کے کٹاؤ کی وجہ سے اب یہ اتنا اونچا چلا گیا ہے کہ بڑی مشکل سے اس تک رسائی ہو سکتی ہے-

گلگت میں متیا بدھا کا چٹانی نقش

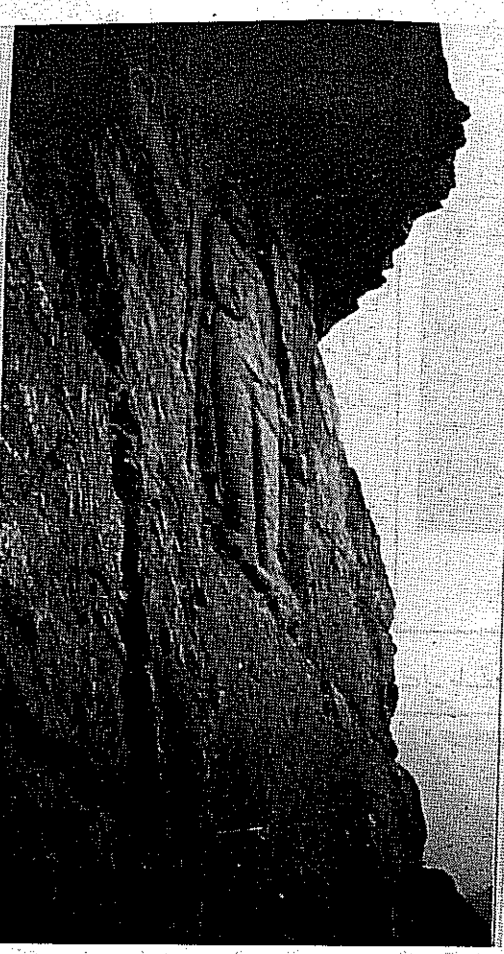

عام آدمی صرف اس قدر قریب سے ہی تصویر حاصل کر سکتا ہے
(تصویر: منصور شریف)

بلتستان میں متیا کے چٹانی نقوش

۱- اسکردو

اسکردو شہر میں بھی صرف ایک چٹان پر ہی بدھ کے نقوش ہیں اور اس پر متیا بدھا کے آنے کی پیشگوئی کو تصویری زبان میں دکھایا گیا ہے- نیچے پالی زبان میں ایک طویل عبارت تحریر ہے جس کا بڑا حصہ مٹ چکا ہے- یہ چٹان دیوسائی کے عظیم میدان سے آنے والے اس راستے میں شہر میں داخلے کی جگہ پر واقع ہے جو سری نگر اور اسکردو کو براستہ برزل درّہ ملاتا ہے-

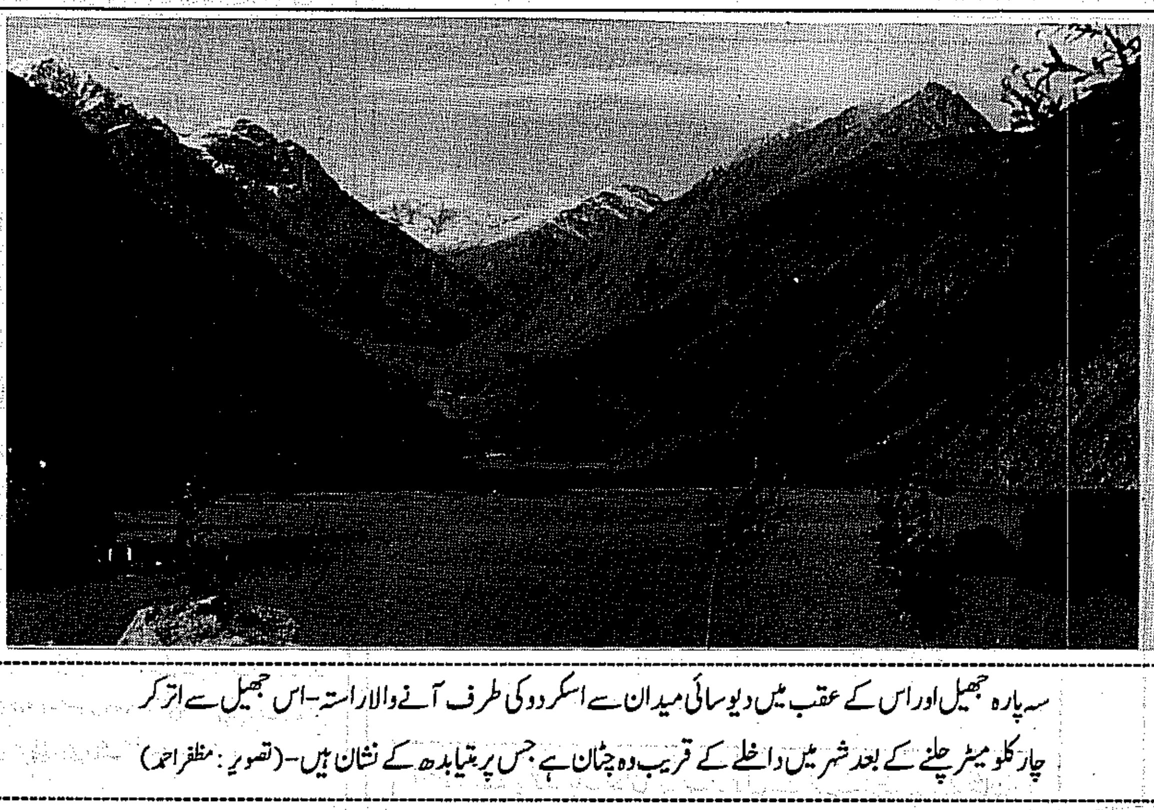

سدپارہ جھیل اور اس کے عقب میں دیوسائی میدان سے اسکردو کی طرف آنے والا راستہ- اس جھیل سے اتر کر چار کلو میٹر چلنے کے بعد شہر میں داخلے کے قریب وہ چٹان ہے جس پر متیا بدھ کے نشان ہیں- (تصویر: مظفر احمد)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

چٹان پر بیس بدھ ایک چوکور حاشیے میں بنائے گئے ہیں- درمیان میں بدھ ساکیہ منی ہے اور دونوں اطراف میں متیا بدھا کھڑے ہیں، چٹان کے پیچھے ایک کھوہ ہے جس میں ریاضت وغیرہ کے سلسلے میں بھکشو بیٹھتا تھا- چٹان پر دوسری طرف ایک سٹوپے کا نقش بنا ہوا ہے-

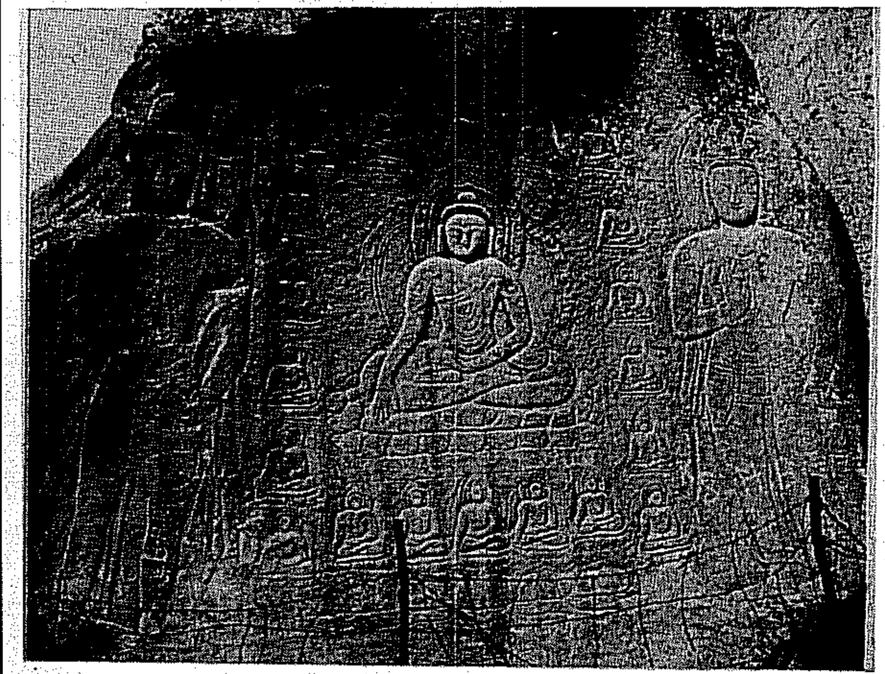

ششل نالہ اسکردو کی بدھ یادگار- حاشیے کی طرح بنے ہوئے بیس بدھ اطراف میں متیا کے نقش- درمیان میں ساکیہ منی بدھ- نکولس نوٹووچ سے بھی لامہ نے یہی بیان کیا تھا کہ بائیس بدھوں کے بعد عیسیٰ بدھ آیا تھا-

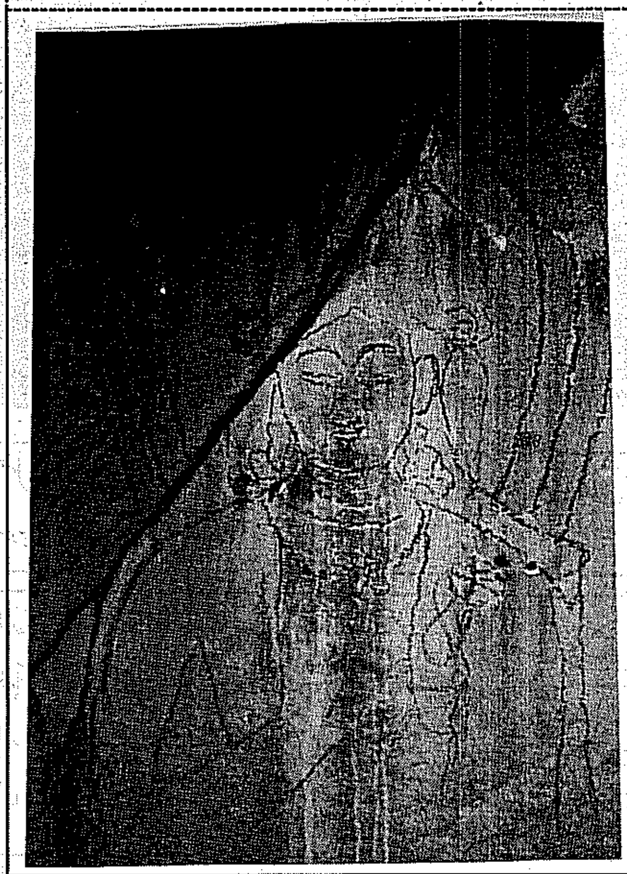

پرکوٹہ (مہدی آباد) میں متیا بدھا کا نقش- ابھی تک یہ چٹانی نقش کسی کتاب یا تحقیق میں شامل نہیں ہوا (البتہ ہمارے یہاں پہنچنے سے چند روز قبل پہلی مرتبہ محکمہ آثار قدیمہ والے یہاں آئے تھے)-

نکولس نوٹووچ (روسی سیاح ۱۸۸۷ء) جس نے سب سے پہلے دنیا کی توجہ لداخ میں ہمس کی خانقاہ میں موجود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی کی طرف دلائی جب وہ سری نگر سے لداخ کے دارالحکومت لیہ کی طرف (براستہ دراس اور کارگل) جارہا تھا تو موضع واکیہ کے قریب مولیک گونپہ (بدھ خانقاہ) میں گیا- وہاں کے لامہ نے اسے سب سے پہلے ان علاقوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بارے میں بتایا- اس سے سوال وجواب کے ضمن میں نوٹووچ تحریر کرتا ہے:

"میں نے پوچھا کہ آپ جو کہتے ہیں کہ بدھ دیو کے اوتار عیسیٰ نے دنیا میں آپ کا مذہب پھیلایا- یہ کون شخص تھا(؟)- اس سوال پر لامہ نے آنکھیں پھاڑ کر حیرانی سے میری طرف دیکھا اور کہا کہ عیسیٰ ایک بڑا پیغمبر ہوا ہے- بائیس (۲۲) بدھوں کے بعد وہ پہلا پیغمبر ہوا- وہ تمام دلائی لاموں سے بڑا ہوا ہے- کیونکہ اس میں ہمارے خداوند کی روحانیت موجود تھی- اسی نے تم کو راہ راست دکھلایا- اور وہی تمام گمراہ روحوں کو دھرم کے دائرہ کے اندر لایا- بلکہ اس نے نیکی اور بدی میں تمیز کرنا سکھلایا- اس کے نام اور اعمال کا ذکر ہماری مقدس کتابوں میں درج ہے- اس نے جو پاپی اور گنہگار لوگوں کے درمیان ایک عجیب زندگی بسر کی......"

(نکولس نوٹووچ- یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات- ترجمہ لالہ سچ چدر- صفحہ ۲۵،۲۶- مطبوعہ ۱۸۹۹ء مطبع دھرم پرچارک جلندھر شہر- طابع بابو منشی رام پلیڈر و منیجر و مالک مطبع ھذا- باراول)

پرکوٹہ (موجودہ مہدی آباد) میں متیا کا نقش

دیوسائی سے ایک اور راستہ پرکوٹہ کی وادی میں اترتا ہے- پرکوٹہ دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ جانے والے اس راستے پر ہے جو اسکردو سے سیدھا لیہ جاتا ہے- یہاں بھی اسکردو کی طرح دیوسائی میدان سے اترنے والے ایک تیز رونالے کے پاس ایک بڑے پتھر پر متیا بدھا کا نقش ہے- پتھر کا آدھا حصہ مٹی میں دب چکا ہے- ممکن ہے کہ اس پر کوئی تحریر بھی ہو جو اب مٹی میں دب چکی ہو-

پرکوٹہ سے لے کر لیہ تک جگہ جگہ ان تجارتی قافلوں کے چھوڑے ہوئے نشان ہیں جو اسکردو سے لیہ جاتے وقت یہاں سے گزرتے تھے-

بلتستان اور لداخ میں ملنے والے بدھ نقوش میں بدھ مت کا خاص نشان "سٹوپا" کثرت سے ملتا ہے-

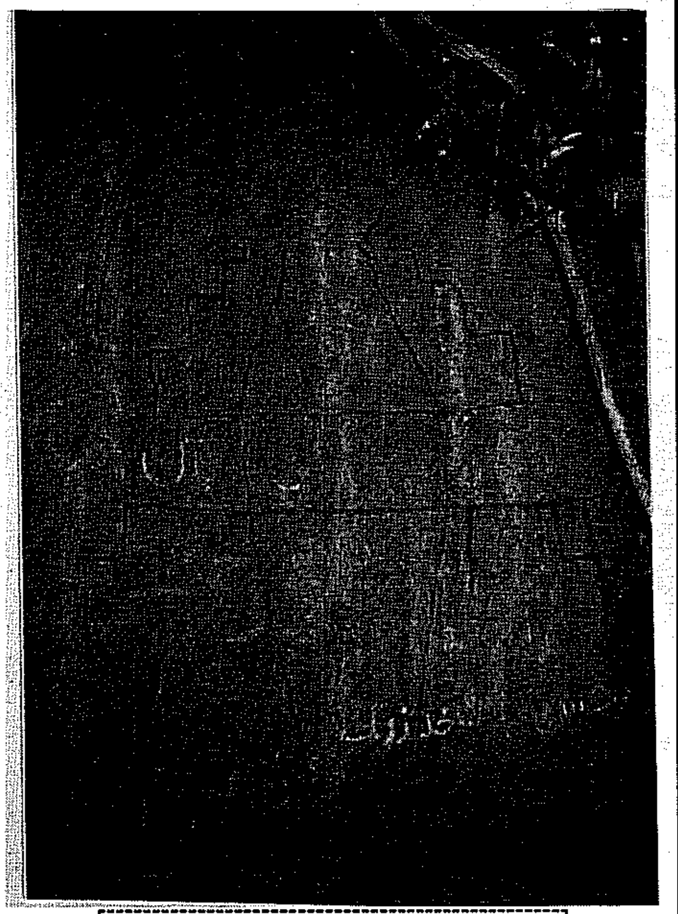

پرکوٹہ میں ایک چٹان پر بنا ہوا سٹوپا

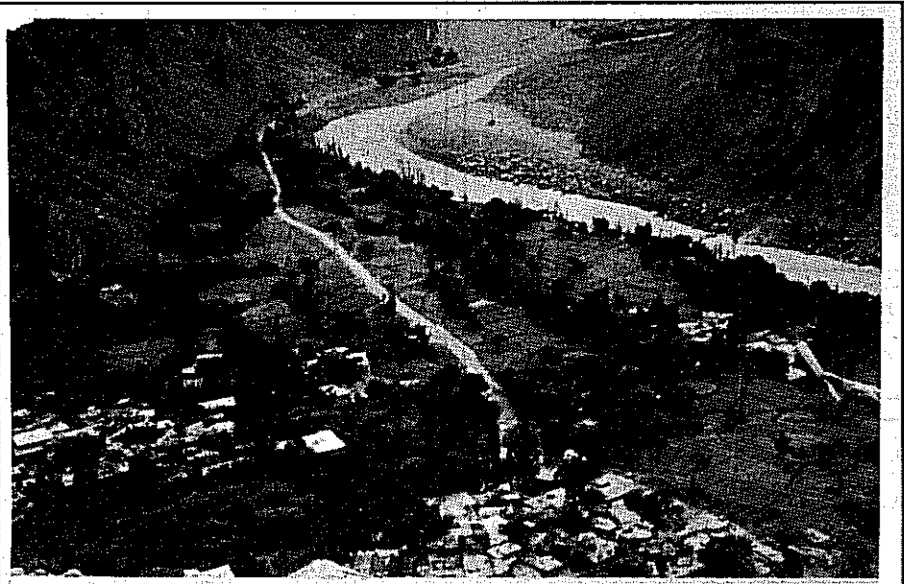

وادی طولتی: وہ راستہ جو اسکردو اور پرکوٹہ سے لیہ جارہا ہے- ساتھ دریائے سندھ

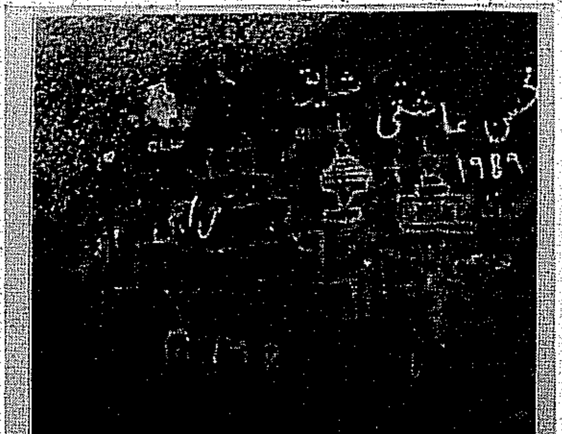

اسکردو سے پرکوٹہ جانے والی سڑک پر گول کے قریب سٹوپے کے نشان

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
☆☆☆☆
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

بقیہ "الفضل ڈائجسٹ" از صفحہ ۱۴

بقیہ "الفضل ڈائجسٹ" از صفحہ ۱۴

میں کہتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو جو چیزیں دوسرے سائنسدانوں سے ممتاز کرتی تھیں ان میں ...... ڈاکٹر صاحب کا تحقیقی اور تخلیقی وسیع عرصہ بھی ہے- آپ کے تحقیقی کیریئر کا آغاز ۱۹۴۹ء میں ہوا اور ۱۹۹۳ء تک مستقل تحقیقی کاوشیں جاری رہیں-......

ڈاکٹر صاحب کی شخصیت پر مذہب کا بہت گہرا اثر تھا، آپکی تحریر میں ہمیں قرآن کریم اور تاریخ اسلام کے بہت سے حوالے ملتے ہیں- ICTP میں آپ کے دفتر کے ساتھ آرام اور کھانے وغیرہ کے لئے ایک کمرہ ہوتا تھا- آپ دوپہر وقفے میں وہاں چلے جاتے اور قرآن کریم پڑھتے رہتے-...... یہ جو ICTP سنٹر آپ نے قائم کیا اور کامیابی سے اسے اتنے برس تک چلایا ہے اس کا تصور عام آدمی نہیں کر سکتا- بین الاقوامی سائنسی تعاون جتنے وسیع پیمانے پر یہاں ہوا ہے پوری سائنسی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی-

محترم ڈاکٹر صاحب نے بہت سے لوگوں کے کیریئر بنائے ہیں، لوگوں کی زندگیاں سنواری ہیں، وہ لوگوں کی مدد کرنے میں بالکل تاخیر نہیں کرتے تھے اور نہ ہی رنگ و نسل یا مذہب و ملت کا واہمہ تک بھی دل میں لاتے-...... خصوصاً آخری دنوں میں پاکستان کے نام پر فور محبت سے اکثر رو پڑتے تھے-......ڈاکٹر صاحب کی ناقدری کی گئی اور اس میں نوے فیصد مذہبی تعصب تھا، میں حیران ہوتا ہوں کہ مسلمانوں میں تو مذہبی تعصب ہونا ہی نہیں چاہئے تھا-

اٹلی کی حکومت نے محترم ڈاکٹر سلام صاحب کی خدمات کے اعتراف کے طور پر آپ سے پوچھا کہ ہم آپ کو انعام دینا چاہتے ہیں، آپ بتائیں کس چیز کی خواہش ہے- آپ نے جواب دیا مجھے ICTP کی طرز پر ایک ادارہ اور بنانے کے لئے فنڈز دے دیں یہی میرا انعام ہے- ...... ڈاکٹر صاحب ہر کمپلیکس سے پاک تھے- آپکے کمرے کا دروازہ اکثر کھلا رہتا تھا، جب چاہیں ملاقات ہو سکتی تھی-

ڈاکٹر مجاہد کامران لکھتے ہیں کہ میں نے ایک بار کروشیا کے عظیم سائنسدان پروفیسر میانی کو ایک مضمون دکھایا- انہوں نے پوچھا کہ تمہیں یہ مضمون لکھنے کا خیال کیسے آیا- میں نے کہا تا کہ پاکستان کی نئی نسل کو سائنس میں دلچسپی پیدا ہو کیونکہ عملاً سائنسی لحاظ سے پاکستان بہت پیچھے ہے- اس پر پروفیسر میانی حیرت سے کہنے لگے:

Oh! but you have Abdus Salam.

-......☆......☆......☆......-

محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن اپنے مضمون میں رقمطراز ہیں کہ مشہور سائنسی رسالہ Current Sciences کے ۱۰ر جون ۹۷ء کے شمارے میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں محترم ڈاکٹر سلام صاحب کو شاندار خراج تحسین پیش کرنے کے بعد مضمون نگار نے آخر میں لکھا:

"If Trieste has become a Mecca for Third World Scientists over the years since its creation in 1964. Abdus Salam, Nobel Laureate and a genius from Punjab was destined to play the role of a prophet of Third World scientist. May the mercy of Allah be on His servant!"

-......☆......☆......☆......-

میرا دوست --- میرا حبیب

سابق چیف آف ایئر سٹاف ایئر مارشل (ر) ظفر چودھری صاحب کی ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے شناسائی ۱۹۴۲ء میں ہوئی- وہ بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۴۶ء میں عبدالسلام کیمبرج چلے گئے- کبھی کبھار وہ لندن آتے، لباس حد درجہ سادہ ہوتا اور وہ اکثر ایک بڑی سی رومی ٹوپی اور rain coat پہنے رہتے، اپنا فارغ وقت مختلف Museums میں گزارتے اور ہم کھلنڈروں کو بھی ساتھ گھسیٹ لیتے ...... سائنس کے علاوہ انہیں انگریزی، فارسی، اردو اور پنجابی ادب سے بھی گہری واقفیت تھی، ہزاروں اشعار یاد تھے اور موسیقی کے رموز سے بھی آشنا تھے، مختلف مکاتب فکر کا گہرا مطالعہ تھا......

جب آپ نے کیمبرج میں اپنے استاد سے اپنے کام کے متعلق سرٹیفیکیٹ مانگا تو انہوں نے کہا کہ بہتر ہوگا کہ تم مجھے سند دو کہ تم نے میرے ساتھ کام کیا ہے-

-......☆......☆......☆......-

ماہنامہ "خالد" کے اس خصوصی نمبر میں جو مضامین شامل اشاعت ہیں ان میں محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارے میں تصنیف کی جانے والی کتب پر تبصرہ، آپ کی چند اہم تقاریر کا خلاصہ اور آپ کے بارے میں بعض اخبارات اور کالم نگاروں کے تاثرات وغیرہ قابل ذکر ہیں-

☆ جناب ڈاکٹر منیر احمد خان سابق چیئرمین پاکستان اٹامک انرجی کمیشن لکھتے ہیں کہ ۱۹۶۰ء میں IAEA کے تحت تھوریٹیکل فزکس کا سنٹر قائم کرنے کے خیال سے جب میں نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے لئے ملاقات کا وقت IAEA کے سربراہ ڈاکٹر سلیگ سے مانگا تو انہوں نے کہا "یہ ڈاکٹر عبدالسلام کون ہیں؟"- جب انہیں بتایا گیا کہ ڈاکٹر صاحب رائل سوسائٹی کے کم عمر ترین رکن ہیں تو ان کا لہجہ بدل گیا- اور بعد ازاں ڈاکٹر عبدالسلام اور ڈاکٹر سلیگ دوست بن گئے......

☆ انگریزی روزنامہ "دی نیوز" میں شائع ہونے والے اپنے ایک اور مضمون میں جناب منیر احمد خان نے ڈاکٹر عبدالسلام کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے پاکستانی قوم اور راہنماؤں کی بے حسی کو جھنجھوڑا ہے- وہ لکھتے ہیں "...... ہم تو ڈاکٹر عبدالسلام کو نظر انداز کر سکتے ہیں مگر دنیا انہیں ہمیشہ یاد رکھے گی- چھوٹے لوگوں نے آپ کے مفاد کو چھوٹا کر کے دکھانے کی جو کوششیں کی ہیں وہ ناکام رہی ہیں کیونکہ آپ تو درحقیقت اس دور کے عظیم ترین انسانوں میں سے ہیں اس لئے آپ کی شہرت کو داغدار نہیں کیا جا سکتا- اگر ہم ڈاکٹر عبدالسلام کے عظیم کارناموں کو حقیر کر کے دکھانے کی کوشش کریں گے تو ہم خود دنیا کی نظروں میں حقیر ہو جائیں گے- ڈاکٹر عبدالسلام کی وفات کے بعد ہم ان کی کوئی یادگار تعمیر کرنے میں بھی پس و پیش کر رہے ہیں حالانکہ بددیانت رہنماؤں، جاہل ماہرین تعلیم اور خود اپنی قابلیت کا ڈھنڈورا پیٹنے والوں کے نام پر ہم نے سڑکوں، پلوں اور اداروں اور شہروں کے نام خود ان کی زندگیوں میں رکھے ہیں- حالانکہ انسان کی حقیقی قدر و منزلت کی پہچان اس کے مرنے کے بعد ہوتی ہے- سٹالن کی طرح کے ظالم آمروں اور جھوٹے ہیروز کے نام تاریخ بڑی بے رحمی سے مٹا ڈالتی ہے لیکن ہمارے سلام کو دنیا ہمیشہ یاد رکھے گی-

☆ اٹلی کے شہر ٹریسٹ میں آپ کی وفات کی پہلی برسی کے موقعہ پر عصر حاضر کے مشہور ترین اور اہم ترین ماہرین طبیعات کے اجتماع میں جس میں کئی نوبل انعام یافتہ بھی شامل تھے، عالمی شہرت رکھنے والے نظریاتی طبیعات کے ادارہ کا نام تبدیل کر کے عبدالسلام سنٹر رکھ دیا گیا ہے- جدید تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ایک عظیم ادارے کا نام تیسری دنیا کے ایک سائنسدان کے نام پر رکھا گیا ہے- یہ پاکستانی حکومت کی خواہش پر نہیں کیا گیا بلکہ ادارے کی سرپرستی کرنے والوں کا اپنا فیصلہ ہے جن میں حکومت اٹلی، انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی اور اقوام متحدہ کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیمیں شامل ہیں-

......ڈاکٹر صاحب مشرقی بھی تھے اور مغربی بھی- آپ کو ایک عالمی احترام نصیب ہوا- مختلف ممالک کے بادشاہ، صدور، وزرائے اعظم آپ کا استقبال کرتے تھے اور آپ کے مشورے کے متمنی رہتے تھے- آپ کے اعزاز میں ایک مرتبہ چین میں ایک عشائیہ دیا گیا جس میں چینی وزیر اعظم مہمان خصوصی کے طور پر شامل تھے- یہ بات سب کے لئے حیران کن تھی کہ چینی صدر نے سفارتی آداب و روایت کے برعکس اس تقریب میں شمولیت کا فیصلہ کیا کیونکہ وہ اس عظیم انسان سے ملنا چاہتے تھے-......"

-......☆......☆......☆......-

بقیہ سعودی ترجمہ قرآن میں معنوی تحریف

ان کے اترے بغیر امت کے مسائل حل ہی نہیں ہوں گے- وہ اتریں گے تو یہ ذلت عزتوں میں تبدیل ہو گی، وہ اتریں گے تو مسلمانوں کو ایک عالمی غلبہ نصیب ہو گا ...... پس جو اصل مسئلہ ہے اس کے حل کی طرف توجہ کرو- اس صدی کے گزرنے میں اب چند سال باقی ہیں، میں وعدہ کرتا ہوں کہ تم سب مولوی مل کر اگر کسی طرح صدی سے پہلے پہلے مسیحؑ کو اتار دو تو تم میں سے ہر ایک کو ایک کروڑ روپیہ دوں گا- صدی ختم ہو رہی ہے، جلدی بڑی ہے اس لئے فیصلہ کرو"-

آپ نے فرمایا:

"ایک کروڑ روپیہ ہر مولوی کو دوں گا جو یہ دعویٰ ہی کر دے کہ اس کی کوشش سے اترا ہے اور اس کی دعائیں مقبول ہوئی تھیں- میں بحث نہیں کروں گا، ان کی بات مان جاؤں گا اور ایک ایک کروڑ روپے کی تھیلی ان کو پکڑا دی جائے گی- ہر مولوی جو دنیا کے پردے میں جہاں کہیں ہو وہ مسیحؑ کو آسمان سے اتار دے، دعائیں کر کے، گریہ وزاری کر کے، جو چاہے کرے ایک دفعہ اسے آسمان سے اتار دے پھر آئے اور ایک کروڑ روپیہ لے جائے"-

پھر فرمایا:

"مسیحؑ کو یہ کہاں اتار سکتے ہیں- مسیحؑ تو بہت ہی پاک وجود ہے- دجال کے گدھے کو ہی پیدا کر دیں، مجھے یہ بھی منظور ہے- مسیحؑ کا اترنا تو دور کی بات ہے اگر صدی ختم ہونے سے پہلے وہ دجال کا گدھا ہی بنا کر دکھا دو جس کے آئے بغیر مسیحؑ نے نہیں آنا تو پھر ایک ایک کروڑ روپیہ ہر مولوی کو ملے گا- یہ دعویٰ میرا آج بھی قائم ہے- ہاتھ کنگن کو آرسی کیا، مسیحؑ کو اتاریں اور جھگڑا ختم کریں-

میں اور میری ساری جماعت پہلے بھی مسیحؑ کو مانے ہوئے ہے، ایک اور مسیحؑ کو ماننے میں ہمیں کیا عار ہو گی- مگر تم وہ بدبخت ہو کہ اگر نعوذ باللہ من ذالک واقعۃً وہ تمہاری دعاؤں سے اترا تو تم ہی انکار میں پہلے ہو گے- تم بلاتے ہو اور پھر اس کا انکار کر دیا کرتے ہو- تم ان یہود کے مشابہ ہو جنہوں نے بڑی گریہ و زاری سے مسیحؑ کے آنے کی دعائیں مانگی تھیں- وہ دیوار گریہ سے سر پٹکا کرتے تھے کہ اے خدا! ہماری قوم ادبار میں کہاں تک جا پہنچی ہے- اے خدا! ہم پر رحم فرما- اس منجی کو ہم میں بھیج دے لیکن جب خدا تعالیٰ نے اس منجی کو اتارا تو جانتے ہو کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا- پس جو آنے والا تھا وہ تو آچکا اب اور کوئی نہیں آئے گا- تم جتنے جتن کرنے ہیں کر دیکھو- اگر تمہیں وہم ہے کہ آئے گا تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تم انکار میں سب سے پہلے ہو گے اور اسی محرومی کی حالت میں مر جاؤ گے-"

(اختتامی خطاب بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان مورخہ ۱۸ر دسمبر ۱۹۹۴ء از لندن)

(باقی آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ)

Watch Huzur everyday on Intelsat

Get Connected !!

Zee-TV & ASIANET,

DOORDARSHAN, SONY T.V.

SUNRISE RADIO & BBC

C&KU BAND LNB

Rec.Decorder & Dish, Zee Cards & Dec.

Alpha Telecom's Pre-paid phone cards availble

Just Call !

Authorized Zee Tv (Agent)

Saeed A.Khan

Tel: 00-49 -8257 1694

Fax: 00-49 -8257 92882 (Germany)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ہمراہ ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کے بارے میں آپ اپنے تاثرات اب e-mail کے ذریعے بھی ارسال کرسکتے ہیں :

mahmud@btinternet.com

محترم ڈاکٹر محمد عبدالسلام صاحب

ماہنامہ "خالد" ربوہ، دسمبر ۹۷ء، محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے حوالے سے خصوصی اشاعت کے طور پر شائع کیا گیا تھا جس کے مضامین کا اختصار کے ساتھ بیان گزشتہ دو ہفتوں سے "الفضل ڈائجسٹ" کے کالم میں جاری ہے۔ ذیل میں اس سلسلے کا آخری مضمون ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے :

مادر علمی کا خراج تحسین

گورنمنٹ کالج لاہور کے موجودہ پرنسپل جناب خالد آفتاب صاحب محترم ڈاکٹر عبدالسلام سے خصوصی عقیدت رکھتے ہیں۔ ۹۶ء میں گورنمنٹ کالج لاہور نے ڈاکٹر صاحب کی ۷۰ویں سالگرہ بھی منائی تھی۔ نیز گولڈن جوبلی پاکستان ۹۷ء کے موقع پر اپنے مجلہ "راوی" کے خصوصی شمارے کا انتساب بھی ڈاکٹر صاحب کے نام کیا گیا اور رسالہ میں ڈاکٹر صاحب کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے ۲۳ صفحات پر مشتمل "گوشہ عبدالسلام" بھی ترتیب دیا گیا تھا۔

جناب خالد آفتاب نے اپنے انٹرویو میں محترم ڈاکٹر صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کے نام پر دو میڈل جاری کئے گئے ہیں جو ہر سال فزکس اور ریاضی کے شعبہ میں اول آنے والے طالبعلم کو دیئے جائیں گے۔ کالج کے اولڈ ہال کا نام بھی "ڈاکٹر سلام ہال" رکھ دیا گیا ہے اور کالج میں ڈاکٹر صاحب کے نام پر ایک چیئر قائم کرنے کا بھی اصولی فیصلہ ہو گیا ہے۔

جناب ڈاکٹر محمد زکریا بٹ چیئرمین شعبہ فزکس گورنمنٹ کالج لاہور (تمغہ امتیاز) و نائب صدر پاکستان انسٹیٹیوٹ آف فزکس، کو ICTP کی دعوت پر کئی بار اٹلی جانے اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ انہوں نے اپنے انٹرویو میں اپنے مشاہدات کے حوالے سے بیان کیا کہ ڈاکٹر صاحب انسانیت سے اور خصوصاً پاکستانیوں سے بہت محبت کرتے تھے اور کسی پاکستانی کو کوئی مالی یا انتظامی مسئلہ ہو تو فوراً اسے حل کرنے کی کوشش کرتے۔...... ہمارے میڈیا نے ڈاکٹر صاحب کو جس طرح کہ اُن کا حق تھا کوریج نہیں دی جس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں تعلیم عام نہیں ہے، یہاں اہمیت اُس کی ہے جو لوگوں کو جیل بھجوا سکے یا جیل سے چھڑا سکے، پٹواری کی عزت ہے جو زمین کو ادھر ادھر کر سکے، فنکاروں اور کرکٹروں کی عزت ہے کیونکہ ان میں گلیمر ہے...... اس کے برعکس ترقی یافتہ ممالک میں علماء کی عزت زیادہ ہے۔

جناب محمد زکریا بٹ صاحب نے مزید بتایا کہ اٹلی میں ایک سائنسی تقریب کی صدارت محترم ڈاکٹر عبدالسلام کر رہے تھے۔ دونوں طرف پانچ پانچ کرسیاں تھیں۔ ایک طرف پانچ اور دوسری طرف چار سائنسدان بیٹھے تھے جبکہ ایک کرسی ٹریسٹ صوبے کے گورنر کے لئے خالی رکھی ہوئی تھی جو کسی وجہ سے لیٹ ہو گئے لیکن تقریب اپنے وقت پر شروع ہو گئی۔ جب گورنر اندر آئے تو آہستگی سے چلتے ہوئے سٹیج تک پہنچے اور خاموشی سے ڈاکٹر صاحب کو سلام کر کے اپنی کرسی پر بیٹھ گئے۔ جب تقریب ختم ہوئی تو پھر بھی گورنر خاموشی سے اٹھ کر چلے گئے اور کوئی انہیں دروازے تک چھوڑنے نہیں گیا کیونکہ وہاں گورنر بھی جانتا ہے کہ وہ محض ایڈمنسٹریٹر ہے اور یہ علوم کے ماہرین ہی معاشرے کی ترقی کا باعث ہیں۔...... اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں بعض اوقات تعصبات کی بناء پر ڈاکٹر صاحب سے زیادتیاں کی گئیں۔ "راوی" کے خصوصی نمبر میں محض احمدی ہونے کی وجہ سے ان کا نام ایڈیٹرز کی فہرست سے خارج کر دیا گیا...... ڈاکٹر صاحب تو ہمارا قومی اثاثہ تھے۔ یہ تو قوم کی بدقسمتی ہے کہ ان کی وہ قدر نہیں کی گئی جو کرنی چاہئے تھی ورنہ تو ساری عمر ان کی پوجا کریں تو تب بھی یہ ان کا دیا ہوا نہیں دے سکتے۔

گورنمنٹ کالج لاہور کے سابق چیئرمین جناب پروفیسر محمد اکرام الحق، امپیریل کالج لندن میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے شاگرد رہے ہیں۔ آپ وزارت خارجہ کے تحت بیرون ملک خدمت کے علاوہ اقوام متحدہ کے ایٹمی توانائی کے بین الاقوامی کمیشن میں پاکستان کی نمائندگی بھی کر چکے ہیں اور کئی درسی کتب بھی آپ نے تحریر کی ہیں۔ اپنے انٹرویو میں آپ نے بیان کیا امپیریل کالج میں جن لوگوں نے محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے تعلیم حاصل کی ہے ان میں کئی بڑے بڑے سائنسدانوں کے نام ہیں جو اُس وقت بھی نامور تھے۔ بعض دفعہ شعبے کا سارا سٹاف ڈاکٹر سلام صاحب کا لیکچر سننے آیا ہوتا تھا...... ڈاکٹر صاحب جب کلاس میں لیکچر دیتے تھے تو ان کا لیکچر بہت علمی ہوتا تھا لیکن جب وہ عوامی سطح پر بات کرتے تو ان سے زیادہ عام فہم انداز میں کوئی بات نہیں کر سکتا تھا...... جب ڈاکٹر سلام کو امرتسر یونیورسٹی نے اعزازی ڈگری دینے کے لئے بلایا تو آپ نے وہاں ساری کی ساری تقریر پنجابی میں کی۔...... یورپ میں شائع ہونے والی ایک کتاب کا ایک باب ڈاکٹر سلام صاحب کے بارے میں تھا جس میں لکھا تھا کہ وہ اس صدی کی فزکس کا سب سے ذہین اور روشن دماغ سائنسدان، خوف خدا رکھنے والا اور مذہبی شخص تھا۔

جناب ڈاکٹر اکرام الحق نے بتایا کہ ڈاکٹر سلام صاحب کو قرآن کریم سے حد سے زیادہ عشق تھا، آپکے نظریات کی بنیاد مذہب پر تھی۔...... اس وقت پاکستان میں جتنے بھی نمایاں سائنسدان ہیں ان کی ٹریننگ میں ڈاکٹر صاحب کا ہی بنیادی کردار ہے۔...... پنجاب نے دو نوبل انعام یافتہ پیدا کئے۔ پہلے ھرگوبند سرانہ جنہیں ۶۹ء میں میڈیسن میں نوبل انعام ملا لیکن انہوں نے امریکہ کی شہریت اختیار کر لی کیونکہ انہیں تعلیم کے مواقع امریکہ نے فراہم کئے تھے۔ دوسرے عبدالسلام تھے جنہیں پاکستان سے اتنی محبت تھی کہ انہوں نے کہا کہ زندگی میں نہ سہی لیکن مرنے کے بعد تو مجھے دفن پاکستان میں کریں۔

-......☆......☆......☆......-

ماہنامہ "خالد" میں محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی سترھویں سالگرہ کے موقع پر "بزم ڈاکٹر عبدالسلام" کے زیراہتمام منعقد ہونے والے سمپوزیم میں کی جانے والی تقاریر بھی شائع کی گئی ہیں۔ سمپوزیم سے سابق چیف سیکرٹری سندھ جناب کنور ادریس، معروف صحافی خاتون زاہدہ حنا، آنسہ مہناز زینب، پروفیسر میاں محمد افضل، ڈاکٹر عزیز حسن اشرفی اور سائنس میگزین کے ایڈیٹر سید قاسم محمود نے خطاب کیا تھا اور محترم ڈاکٹر صاحب کو خراج عقیدت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کی حکومت، مذہبی انتہاپسندوں اور میڈیا کے متعصبانہ رویے پر افسوس کا اظہار بھی کیا۔

-......☆......☆......☆......-

پروفیسر ڈاکٹر انیس عالم کو امپیریل کالج میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے شاگرد رہنے اور بعد ازاں اٹلی جاکر بھی اکتساب فیض کا موقع بارہا ملا۔ انہوں نے اپنے انٹرویو میں بیان کیا کہ اس صدی کے جو دس پندرہ چوٹی کے سائنسدان ہیں، ڈاکٹر سلام صاحب کا شمار ان میں ہوتا ہے لیکن آپ کو یہ بات دوسرے سائنسدانوں سے ممتاز کرتی ہے کہ سائنسدانوں کو عام طور پر اپنی فیلڈ سے ہی دلچسپی ہوتی ہے لیکن آپ نے سائنس کے فروغ کے لئے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ پھر آپ کی انسانیت سے محبت بھی کہیں اور نظر نہیں آتی۔...... پروفیسر عبدالسلام کو پاکستانی سائنس سے علیحدہ کیا ہی نہیں جاسکتا۔ بدقسمتی ہے کہ ۷۴ء میں ان کے یہاں سے چلے جانے کے بعد ان کو Replace کرنے والا کوئی سائنسدان نہیں آیا۔...... آپ ہمیشہ امن اور انسانیت کی فلاح کے لئے کام کرتے رہے اور مختلف رسالوں خاص طور پر مہلک ہتھیاروں کے خاتمے کی تحریک چلانے والے رسالے "بلیٹن آف اٹامک سائنٹسٹس" کے بورڈ آف ایڈیٹرز کے ممبر بھی تھے۔ He was a Universal Man۔ پاکستانی عوام ان سے محبت کرتے تھے لیکن بدقسمتی سے ہم نے انہیں ایسے مواقع فراہم نہیں کئے جن میں پاکستانی عوام کے ساتھ ان کا براہ راست رابطہ ہو سکے۔

-......☆......☆......☆......-

مکرم عبدالوہاب احمد صاحب شاہد بیان کرتے ہیں کہ جب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب تنزانیہ کے دورے پر تشریف لائے تو جہاز سے باہر آتے وقت آپ کی آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی تھیں۔ VIP لاؤنج میں پہنچ کر ضبط نہ رہ سکا اور آنسو برس پڑے۔ کسی نے پوچھا تو فرمایا کہ میرے یہ آنسو خوشی و غمی کے امتزاج کی عکاسی کرتے ہیں۔ خوشی اس بات کی کہ سیدنا بلالؓ کی سرزمین پر قدم رکھنے کی توفیق پائی ہے اور غم اس بات کا کہ اُس عاشق رسولؐ کی قوم غربت اور افلاس کی چکی میں پس رہی ہے۔...... جب گاڑیاں ایئرپورٹ سے ہوٹل روانہ ہوئیں اور ایئرپورٹ سے باہر قطار در قطار کھڑے ہوئے لوگوں نے ہوا میں ہاتھ لہرائے تو محترم ڈاکٹر صاحب نے، یہ معلوم کر کے کہ یہ لوگ آپ کے ہی استقبال کے لئے آئے ہوئے ہیں اور ان میں اکثریت احمدیوں کی ہے، اپنی گاڑی رکوائی اور اتر کر طویل قطار میں کھڑے ہوئے ہر شخص سے اس طرح مصافحہ کرنا شروع کر دیا جیسے یہ آپ کے قریبی رشتہ دار ہوں۔ ہر شخص افریقیوں سے آپ کی محبت دیکھ کر دنگ تھا اور آپ کے پیچھے چلتے ہوئے اعلیٰ افسران بے ساختہ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے تو حضرت بلالؓ سے پیار کرنے والے محسن و محب انسانیت حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی یاد تازہ و زندہ کر دی ہے۔

-......☆......☆......☆......-

مکرم نصیر احمد شاہد صاحب سابق مبلغ انچارج آئیوری کوسٹ لکھتے ہیں کہ آئیوری کوسٹ کے مشن ہاؤس میں منعقدہ تقریب میں خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے فرمایا کہ "قرآن کریم کی کُل آیات کا آٹھواں حصہ کائنات کے مطالعہ اور سائنسی علوم کے حصول کے لئے ترغیب پر مشتمل ہے اس لئے مسلمانوں کے خطیب حضرات اور علماء کو اپنے آٹھ خطبات جمعہ میں سے ایک خطبہ سائنس کے کسی پہلو پر بھی دینا چاہئے"۔

ایک کانفرنس ہال میں محترم ڈاکٹر صاحب کے لیکچر دینے کے بعد آئیوری کوسٹ کے وزیر تعلیم و سائنسی تحقیق نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ محترم ڈاکٹر سلام صاحب نے ملاقات کے دوران ایک کتاب مجھے تحفۃً پیش کی، میں نے کہا دیکھیں تو سہی کہ سائنس کی کونسی کتاب محترم مہمان نے مجھے دی ہے۔ جب پیکٹ کھولا تو وہ قرآن کریم تھا۔

-......☆......☆......☆......-

شعبہ فزکس جامعہ پنجاب کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران (جو کئی کتب کے مصنف اور ۱۹۸۵ء کے ڈاکٹر عبدالسلام پرائز یافتہ ہیں) اپنے انٹرویو

بقیہ صفحہ ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں

MTV Muslim AHMADIYYA

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

24/04/98 - 30/04/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced After Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone or Fax +44 181 874 8344

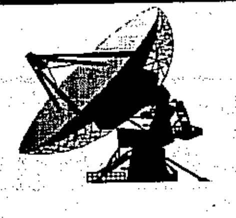

Friday 24th April 1998
26 Zel Haj

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran - Sura Al-Baqara
01.15 Liqaa Ma'al Arab - Session 217,
02.15 Quiz Programme - History of Ahmadiyyat, Part 36
03.15 Urdu Class - Lesson 225, (R)
04.20 Learning Dutch - Lesson 12 pt2
04.50 Homoeopathy Class with Huzoor - Lesson 120 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.30 Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran -Sura Al-Baqara
07.00 Pushto programme
07.15 Speech "The Institution of Khilafat"
08.15 From the Archives - Tabarrukat speech by Maulana Abu ul Ata sb.
09.15 Liqaa Ma'al Arab - Session 217,
10.20 Urdu Class - Lesson 225,
11.25 Computers for Everyone p56
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.40 Darood Shareef and Nazm
13.00 Friday Sermon, Live
14.05 Bengali Programme: Huzoor's Address
14.35 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests with Huzoor Rec. 20/04/98
15.40 Liqaa Ma'al Arab with Huzoor Session no.21/04/98
16.50 Friday Sermon ,24.04.98 (R)
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.20 Urdu Class - (New) Rec. 22/04/98
19.35 German Service: Islamic presseschue, Der Diskussionkreis
20.35 Children's class no.76 part1
21.10 Medical Matters Host: Dr. Mujeeb ul Haq Guest: Dr. M. A. Majoka sb.
21.40 Friday Sermon 24/04/98 (R)
22.55 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests with Huzoor Rec.20/04/98

Saturday 25th April 1998
27 Zel Haj

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.35 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor - Class 76, Part 1
01.10 Liqaa Ma'al Arab - Rec.21/04/98
02.20 Friday Sermon 24/04/98 (R)
03.20 Urdu Class Rec.22/04/98
04.25 Computers For Everyone -Part 56 (R)
05.00 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests with Huzoor Rec.20/04/98
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.40 Children's Corner -Mulaqat With Huzoor, Class 76, Part 1
07.10 Saraiki Programme Friday Sermon of 29/08/97 by Huzoor Saraiky tanslation
08.15 Medical Matters
08.45 Liqaa Ma'al Arab Rec.21/04/98
09.55 Urdu Class Rec.22/04/98
11.00 Documentary - Blessing of Jalsa Salana
11.35 Seerat Hadhrat Qazi Mohammad Abdullah Bhatti
12.00 Tilawat, News
12.30 Learning Swedish - Lesson 13
12.55 Indonesian Hour: Quiz Basyarat, Seerat Hadhrat Masih-e-Maud
13.55 Bengali Programme: Tabligh sesssion, Kabadi
15.00 Children's Mulaqat with Huzoor- Rec 25.04.98
16.05 Liqaa Ma'al Arab - Rec.22/04/98
17.05 Arabic programme: Sports Khuddam ul Ahmadiyya Kababir 1996
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.25 Urdu Class - Rec.24/04/98
19.40 German Service: M.T.A Varite, Discussion Lajna
20.45 Children's Corner
21.15 Question & Answer Session Rec.20/05/95
22.15 Children's Mulaqat with Huzoor - New Rec.25/04/98 (R)
23.20 Learning Swedish - Lesson 13

Sunday 26th April 1998
28 Zel Haj

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
00.45 Children's Corner: Let's Learn salat
01.20 Liqaa Ma'al Arab - 22.04.98(R)
02.25 Canadian Horizons - Q & A session with Huzoor in Canada Rec.28/06/97 part2
03.20 Urdu Class - Rec.24/04/98
04.25 Learning Swedish - Lesson 13(R)
04.50 Children's Mulaqat with Huzoor - Rec 25.04.98 (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
06.40 Children's Corner: Let's learn salat
07.10 Friday Sermon - 24.04.98 (R)
08.20 Question & Answer Session, Rec.20/05/95
09.25 Liqaa Ma'al Arab - 22.04.98(R)
10.30 Urdu Class - Rec.24/04/98
11.35 M.T.A Variety
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Chinese Lesson no.77
13.05 Indonesian Hour: Friday Sermon of 30/08/96 by Huzoor
14.05 Bengali Programme: Speech by Ameer sb. more.......
15.10 Mulaqat with Huzoor with English speaking friends Rec.26/04/98
16.10 Liqaa Ma'al Arab - Rec. 23/04/98 New
17.15 African Programme: Speech at Jalsa Salana 1997
18.15 Tilawat ,Seerat un Nabi
18.20 Urdu Class - Rec.25/04/98
19.45 German Service: Nazm, Der Weg Zum Islam, Buch Gottes
20.45 Children's Corner - Waqfeen-e-Naue programme
21.20 Dars-ul-Quran (No.13) 1997 By Huzoor- Rec.25/01/97 Fazl Mosque , London
23.30 Learning Chinese Lesson no.77

Monday 27th April 1998
29 Zel Haj

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.45 Children's Corner: Nasirat & Atfal sports
01.20 Liqaa Ma'al Arab Rec.23/04/98
02.25 M.T.A U.S.A production Seekers of truth
03.05 Urdu Class Rec.25/04/98
04.10 M.T.A Variety
04.25 Learning Chinese Lesson no.77
04.50 Mulaqat With Huzoor with English Speaking Friends Rec.26/04/98
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.40 Children's Corner - Waqfeen-e-Naue programme
07.15 Dars-ul-Quran (No. 13) 1997 By Huzoor Rec.25/01/97 Fazl Mosque, London
09.05 Liqaa Ma'al Arab- Rec. 23.04.98(R)
10.10 Urdu Class Rec.25/04/98
11.15 Sports: Volley Ball final match
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Norwegian - Lesson 53
13.35 Indonesian Hour: Seerat un Nabi S.A.W
14.05 Bengali Programme - Speech by Ameer sahib, more........
15.10 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 121
16.10 Liqaa Ma'al Arab - Session no.218 Rec.30/11/96
17.20 Turkish Programme
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class - Lesson 226
19.35 German Service
20.25 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 76, Part 2
21.05 Islamic Teachings-Rohani Khazaine
21.50 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 121 (R)
22.55 M.T.A Variety "First 14 Members of Lajna Imaiallah"
23.25 Learning Norwegian - Lesson 53

Tuesday 28th April 1998
30 Zel Haj

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 76, Part 2(R)
01.20 Liqaa Ma'al Arab - Session no.218 Rec.30/11/96
02.20 Sports: Volley ball final
03.05 Urdu Class Lesson 226
04.10 Learning Norwegian - Lesson 53
04.50 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 121
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor Class 76, Part2
07.20 Pushto Programme - Friday Sermon of 20/09/96 by Huzoor
08.25 Islamic Teachings
08.55 Liqaa Ma'al Arab - Session 218 Rec.30/11/96
10.05 Urdu Class - Lesson 226
11.10 Medical Matters
12.05 Tilawat, News
12.30 French Programme Revue de press No.5
13.05 Indonesian Hour: Friday Sermon of 18/10/95 by Huzoor
14.05 Bengali Service: Atfal ul Ahmadiyya programme.....
15.05 Tarjumatul Quran Class with Huzoor Rec.28/04/98
16.10 Liqaa Ma'al Arab - Session no.219
17.20 Norwegian Programme
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
18.30 Urdu Class - Lesson 227,
19.35 German Service
20.40 Children's Corner :Correct Pronunciation of the Holy Quran Lesson no.36
21.05 M.T.A Variety Seerat Hadhrat Masih-e-Maud A.S
21.35 Around The Globe - Hamari Kaenat No.121
22.00 Tarjumatul Quran Class with Huzoor Rec.28/04/98
23.05 Hikayat-e-Shereen (N)
23.20 French Programme Revue de Press no.5

Wednesday 29th April 1998
1 Muharum

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.45 Children's Corner : Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson no.36
01.10 Liqaa Ma'al Arab No.219
02.25 Medical Matters
03.00 Urdu Class No.227
04.05 French programme Revue de Press no.5
04.40 Hikayat-e-Shereen
04.50 Tarjumatul Quran Class Rec.28/04/98
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.45 Children's Corner: Correct pronunciation of the Holy Quran
07.10 Swahili Programme
08.05 Around The Globe -Hamari Kaenat No.121 (R)
08.30 M.T.A Variety
09.00 Liqaa Ma'al Arab No.219 Rec.31/10/96
10.05 Urdu class no.227
11.10 Conversation
12.05 Tilawat, News
12.30 Turkish programme
13.05 Indonesian Hour: Dars Hadith, Seerat un Nabi S.A.W
13.50 Bengali Programme - Friday Sermon of 31/10/97 by Huzoor
15.00 Tarjumatul Quran class with Huzoor Rec. 29/04/98
16.10 Liqaa Ma'al Arab No.220
17.20 Documentary
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30 Urdu Class No.228
19.35 German Service
20.35 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor No.77 part1
21.05 Al-maidah
21.25 Perahan
22.00 Tarjumatul Quran class with Huzoor Rec.29/04/98
23.05 Arabic programme

Thursday 30th April 1998
2 Muharum

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.45 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor No.77 part1 (R)
01.15 Liqaa Ma'al Arab No.220
02.15 Canadian programme
03.00 Urdu Class No.222
04.05 Turkish programme
04.40 Tarjumatul Quran Class with Huzoor Rec.29/04/98
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor No.77 part1(R)
07.15 Sindhi Programme Friday Sermon of 19/01/96 by Huzoor
08.20 Al-Maidah
08.45 Liqaa Ma'al Arab No.220
09.50 Urdu Class No.223
11.00 Quiz - History of Ahmadiyyat No.37
11.35 Durr-i-Sameen - Correct Pronunciation of Nazms
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Dutch Lesson no.13 part1
13.05 Indonesian Hour: Speech by Ameer sahib
14.00 Bengali Service: Waqfeen-e-Naue programme more....
15.00 Homoeopathy Class No.122 With Huzoor
16.05 Liqaa Ma'al Arab No.221
17.10 Bosnian Programme: Bosnians meet Huzoor Rec.31/05/95 part2
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
18.30 Urdu Class No.224
19.30 German Service: Nazm, Rush Rush, more......
20.35 Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran No.37
20.55 Tabarrukaat
22.00 Homoeopathy Class No.122 with Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.10 Learning Dutch Lesson no.13 part1

Translations for Huzur's Programmes are available on following Audio frequencies:
English: 7.02mhz;
Arabic: 7.20mhz;
Bengali: 7.38mhz;
French: 7.56mhz;
German: 7.74mhz;
Indonesian/Russian: 7.92mhz;
Turkish: 8.10mhz.

Prepared by: MTA Scheduling Department

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 Friday, April 24, 1998 No. 17

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

پاکستانی پریس

سابق چیف جسٹس بلوچستان کی نظر میں

جناب میر خدا بخش مری، سابق چیف جسٹس بلوچستان کا ایک حقیقت افروز بیان جو پاکستان کے صحافیوں اور عوام دونوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ آپ "متعصب اور اجارہ دار پریس" کے زیر عنوان رقم فرماتے ہیں کہ :

"ماسوائے دو ایک کے پاکستان کے اردو اور انگریزی اخبارات جن میں سرکاری مقبوضہ اخبارات اور نام نہاد آزاد اخبارات بھی شامل ہیں، کا مسلسل وہ وطیرہ بن چکا ہے کہ وہ الاماشاء اللہ، نہ صرف حقائق کو نظر انداز کرتے ہیں بلکہ قومی اہمیت کی خبروں اور واقعات کی غلط رپورٹنگ بھی کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ حکمرانوں اور وزارت اطلاعات کے بڑوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے تاکہ اخبارات کے مالکان کو، جن کے ہاں دولت کی پہلے ہی ریل پیل ہے، سرکاری اشتہارات دلائے جائیں، لائسنس حاصل کئے جائیں، سستا نیوز پرنٹ فراہم کیا جائے اور ملکی خزانہ سے بیرونی ممالک کے دوروں کا اہتمام کیا جائے۔

دوسرے سرکاری اداروں کی طرح پاکستان کے پریس پر سے بھی عوام کا اعتماد ختم ہو گیا ہے۔ سرکاری ذرائع ابلاغ ٹی وی اور ریڈیو سے سنائی جانے والی خبروں کا بھی یہی حال ہے۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ ملکی واقعات کی قابل اعتماد اطلاعات کے حصول کے لئے بیشتر لوگ انگلستان کے ریڈیو بی بی سی، وائس آف امریکہ اور ہندوستان کے آکاشوانی کی خبریں سنتے ہیں۔ حالانکہ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ ان غیر ملکی نشریاتی اداروں کے اپنے مقاصد ہیں اور وہ ہر بات کو اپنے زاویہ نگاہ سے دیکھتے اور رپورٹ کرتے ہیں۔ لیکن لوگوں کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ بھی تو نہیں۔ کیا یہ مناسب وقت نہیں کہ ذرائع ابلاغ کے اداروں کی اس طرح از سر نو تنظیم و تشکیل کی جائے کہ خبروں کی صحیح رپورٹنگ ہو تاکہ ان اداروں پر عوام کا اعتماد بحال ہو سکے۔ سچ کا ہی بول بالا ہوتا ہے۔ جھوٹ، حیلہ سازی اور بیورو کریسی کے گھڑے گھڑائے جملے غیر مؤثر ہو کر رہ جاتے ہیں۔ مسٹر جناح کے بدترین مخالف بھی ان پر امور کے بارے میں غلط بیانی یاد ھوکہ دہی کا الزام عائد نہیں کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں نے ان کو اپنا رہبر بنا لیا۔ اخبارات کے لئے پابندیوں، سنسر شپ، پریس ایڈوائس وغیرہ کا بھی اب کوئی بہانہ نہیں۔ گزشتہ بارہ سال کے دوران چند اخبارات نے ایسی پابندیوں پر ماسوائے جگہ خالی چھوڑنے یا سیاہ حاشیہ لگانے کے اور کچھ نہیں کیا یہ "احتجاج" بھی مختصر وقفہ کے لئے کیا جاتا رہا۔ کسی اخبار کو پابندیوں کی خلاف ورزی پر جرمانہ ہوا نہ کسی کا پریس ضبط کیا گیا اور نہ ہی کسی کے خلاف کوئی مقدمہ چلایا گیا جیسا کہ تقسیم ہند سے قبل اکثر ہوا کرتا تھا۔ مثال کے طور پر مولانا محمد علی جوہر، مولانا ظفر علی خان اور آغا شورش کاشمیری کے ساتھ کیا نہیں ہوا۔ اب اخبارات نے عوامی رائے کو پیش کرنا بند کر دیا ہے۔ نہ ہی وہ عوام کے آلام و مشکلات کے آئینہ دار ہیں۔ بلکہ اب تو اخبارات نے خود کو ایک "کلاس" میں ڈھال لیا ہے۔ اب وہ مشن نہیں صنعت بن چکے ہیں۔ اخبارات وزراء کے وعظ شائع کرتے ہیں۔ سرکاری حکام کے فرمودات کو اچھالتے ہیں۔ یا پھر اپنے شہری دوستوں یا برادری کے نام نہاد دانشوروں کے "رشحات قلم" کو اپنے صفحہ کی زینت بناتے ہیں۔ یہ نام نہاد دانشور ہر وقت ہر نوع کی مطلوبہ تحریر پیش کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ عموماً ایک ہی مضمون کچھ وقت کے بعد یا سالانہ شائع کیا جاتا ہے اور اسے "رائے عامہ" کا خوبصورت نام دے دیا جاتا ہے"۔

(مارشل لاء، آئین اور عدالتیں" صفحہ ۱۰۵، ۱۰۶ مولفہ جناب میر خدا بخش مری۔ ناشر فیروز سنز لاہور۔ طبع اول ۱۹۹۲ء)

برطانیہ میں ملاؤں کی مذبوحی حرکات

ایک پاکستانی کے قلم سے
سفر برطانیہ کی چشم دید تازہ رپورٹ:

صاحبزادہ عبدالرشید عباسی لکھتے ہیں :

"برطانیہ میں اپنے قیام کے دوران مجھے جہاں زیادہ تر مسلم گھرانوں کے قریبی مشاہدے کا موقع ملا وہاں مجھے مختلف اسلامک سنٹرز، تحریکی اور تبلیغی مراکز جانے کا بھی موقع ملا جہاں مجھے بڑے بڑے حیرت انگیز مشاہدات و تجربات ہوئے۔ مثلاً مجھے یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوا کہ جہاں انفرادی سطح پر پاکستانی برطانوی معاشرے کا حصہ بنتے جا رہے ہیں وہاں وہ اجتماعی طور پر اسی فرقہ پرستی، تعصبات اور نظریاتی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جس سے ہم یہاں پاکستان میں نبرد آزما ہیں۔ شاید زیادہ قارئین کے لئے یہ بات انکشاف ہی ہو گی کہ برطانیہ میں موجود تمام مکاتب فکر دو (۲) اور بعض جگہ تین تین گروہوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ جماعت اہل سنت کے دو گروہ بن چکے ہیں۔ مسلم لیگ یو کے بری طرح انتشار کا شکار ہے اور جمعیت علماء اسلام کے بھی دو گروپ ہو چکے ہیں۔ اس گروہ بندی سے جہاں یورپ میں اسلامی کاز خطرے میں ہے وہاں میں نے برطانیہ میں فرقہ وارانہ فسادات کی بو بھی سونگھی۔ خدشہ ہے اگر خدانخواستہ ایک بار ایسا ہو گیا تو یورپ میں پاکستان کی بالخصوص اور اسلام کی بالعموم ساکھ بالکل تباہ ہو جائے گی۔

میں جب ۱۹۹۰ء میں برطانیہ گیا تو وہاں پاکستانی مسلمانوں کی ایک ہی جماعت نے ختم نبوت کانفرنس کرائی لیکن اس دورے کے دوران مجھے یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ اس نیک کام کے لئے دو مختلف تنظیمیں میدان عمل میں کود چکی ہیں۔ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی، حضرت مولانا ضیاء القاسمی اور حضرت مولانا محمد مکی حجازی کی قیادت میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ نے لندن اور دیگر شہروں میں کانفرنسیں کرائیں۔ جبکہ کندیاں شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا خان محمد نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام پر برمنگھم میں ختم نبوت کانفرنس کرائی۔ کاش یہ دونوں تنظیمیں مل کر کام کریں تو یہ فتنہ ختم ہو جائے۔ بلجیم، ڈنمارک اور جرمنی اور لندن میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کا اثر ورسوخ پایا جاتا ہے ان دونوں تنظیموں کے برعکس مرزائیوں کی جماعتیں اپنے "مقصد" کے لئے نہ صرف متحد ہیں بلکہ وہ مسلمانوں کے اس نفاق کا بھرپور فائدہ بھی اٹھا رہی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر کوئی مذہبی جماعت برطانیہ میں بالخصوص یورپ میں بالعموم، سروے کرائے تو اسے "مرزائی" زیادہ فعال اور متحرک نظر آئیں گے۔ مجھے ایک دوست نے ایک مجلس کے دوران رازداری سے بتایا کہ پچھلے دو برسوں میں مسلمانوں کی جماعتوں نے مجموعی طور پر اتنے غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت نہیں دی جتنے قادیانیوں نے مرزائی بنائے۔ بہر حال یہ سرگوشی اگر سچ نہ ہو تو بھی خطرے کا الارم ضرور ہے"۔

(روزنامہ جنگ ۱۹/اکتوبر ۱۹۹۷ء صفحہ ۹)

پاکستان کے پیدائشی مسلمان جلادوں سے ہوشیار رہیں

قاضی حسین احمد صاحب کے پیرو مرشد سید ابوالاعلیٰ مودودی کے نزدیک پاکستان بلکہ دنیا بھر کے تمام پیدائشی مسلمان ہزار میں سے ۹۹۹ کی نسبت سے کافرانہ ٹائپ رکھتے ہیں۔ مودودی صاحب نے اپنے رسالہ "مرتد کی سزا" میں انہی پیدائشی مسلمانوں کے مستقبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :

"ہمارے ہاں کئی نسلیں ایسی گزر چکی ہیں کہ ہر نسل کو اسلامی تعلیم و تربیت دینے میں سخت کوتاہی کی ہے۔ خصوصاً پچھلے دور غلامی میں تو ہماری قومی بے شعوری اس حد کو پہنچ گئی کہ ہمارے لاکھوں افراد نے بے پروائی کے ساتھ اور ہزاروں نے جان بوجھ کر اپنی اولاد کو کافرانہ تعلیم و تربیت کے حوالے کر دیا۔ اس وجہ سے ہمارے ہاں اسلام سے بغاوت و انحراف کے میلانات رکھنے والوں کا تناسب خطرناک حد تک بڑھ گیا ہے اور بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اگر آگے چل کر کسی وقت اسلامی نظام حکومت قائم ہو اور قتل مرتد کا قانون نافذ کر کے ان سب لوگوں کو بزور اسلام کے دائرے میں مقید کر دیا گیا جو مسلمانوں کی اولاد ہونے کی وجہ سے اسلام کے پیدائشی پیرو قرار دئے جاتے ہیں تو اس صورت میں بلا شبہ یہ اندیشہ ہے کہ اسلام کے نظام اجتماعی میں منافقین کی ایک بہت بڑی تعداد شامل ہو جائے گی جس سے ہر وقت ہر غداری کا خطرہ رہے گا"۔

پیدائشی یا نسلی مسلمانوں کی طرف سے "غداری کے خطرہ" کی روک تھام کے لئے جو خونی سکیم تیار کی (اور جسے اب بروئے کار لانے کے انتظامات قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی پاکستان کے پیش نظر ہیں) مودودی صاحب ہی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمایئے :

"میرے نزدیک اس کا حل یہ ہے واللہ الموفق للصواب، کہ جس علاقہ میں اسلامی انقلاب رونما ہو وہاں کی مسلمان آبادی کو نوٹس دے دیا جائے کہ "جو لوگ اسلام سے اعتقاداً و عملاً منحرف ہو چکے ہیں اور منحرف ہی رہنا چاہتے ہیں وہ تاریخ اعلان سے ایک سال کے اندر اندر اپنے غیر مسلم ہونے کا باقاعدہ اظہار کر کے ہمارے نظام اجتماعی سے باہر نکل جائیں" اس مدت کے بعد ان سب لوگوں کو جو مسلمانوں کی نسل سے پیدا ہوئے ہیں مسلمان سمجھا جائے گا۔ تمام قوانین اسلامی ان پر نافذ کئے جائیں گے، فرائض و واجبات دینی کے التزام پر انہیں مجبور کیا جائے گا، اور پھر جو کوئی دائرہ اسلام سے باہر قدم رکھے گا اسے قتل کر دیا جائے گا"۔

(مرتد کی سزا۔ صفحہ ۷۵، ۷۶)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں :-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔